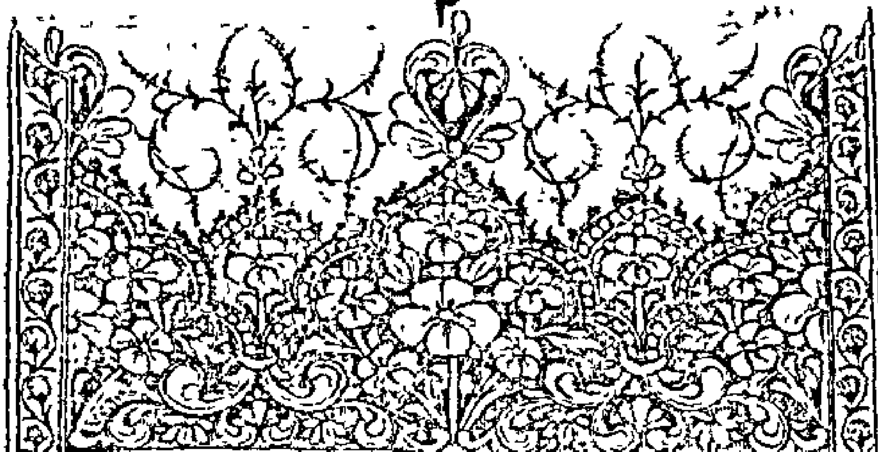
الحمد للہ کہ رسالہ حقیقۃ الاسلام فارسی تصنیف خاتم سنار ... کا ترجمہ اردو موسوم



از تصانیف عالم باعمل فاضل اکمل مشہور نزدیک و دور مولوی محمد علی مغفور

در مطبع علوی محمد علی بخش خان طبع شد

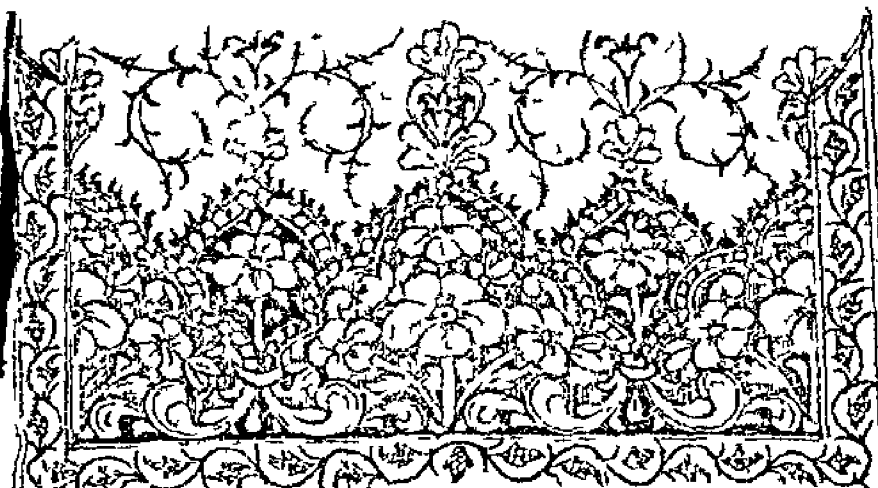
فہرست اقسام وفصول کتاب حقیقت الاسلام اردو ولقیہ ہند صفحہ



الحمد لله الملك العزيز العلام والصلوة والسلام على رسوله محمد
سيد الانام وعلى اله العظام واصحابه الكرام الذين فازوا
بحقيقة الاسلام واضح ہو کہ رسالہ حقیقۃ الاسلام تصنیف فاضل بیبدل
عالم باعمل فقیہ عرفان پناہ حقایق آگاہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی
کا زبان فارسی مین نہایت عمدہ تہا اوسمین حق تعالی کی حقوق جو
بندون پر ہین اور بندون کے حقوق جو آپس مین ایک کے دوسرے پر
ہین بخوبی تحریر تہی پس جناب مولوی محمد علی صاحب ساکن بہدیپور
پرگنہ ملیح آباد علاقہ لکھنؤ نی بنظر نفع عام وافادہ تام اردو زبان مین
اوسکا ترجمہ کیا کہ ہر شخص اردو خوان بہی اوسکو پڑہ کر حق ادا اوس

حق العباد سے واقف ہوجاوے اور دنیا اور آخرت کی راہ
نجات اپنی آنکھ سے دیکھ لے چھپر رسالہ مسطور کو باسبب
طبع مولوی صاحب موصوف نے بحضور فیض معمور عالم عالمین
حامی مروج احکام شرع متین محب اہل اللہ یمین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ والی ریاست
محمد آباد عرف ٹونک کے پیشکش کیا اوسپر جناب ممدوح نے بدیدہ
غور و تعمق نظر فرمائی بعضے مقامات ایسے نظر آئے کہ غالبًا بوجہ
غلطی کاتبین یا تصحیف ناقلین کے قاعدۂ اصول و فقہ سے
مطابق نہین ہوتے تھے اونہین نواب صاحب ممدوح نے
بدل توجہ فرمائی اور جس کتاب سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ
نے حوالہ دیکر لکھا تھا اوس کتاب سے مطابق کرکے
اون مقامات کی تصحیح کردی اور ترجمہ بایضاح مطلب
مطابق قاعدۂ اصول و فقہ کے درست کیا اور ایک فصل
بھائیون کے حقوق مین اپنی طرف سے زیادہ فرمائی
نفع اللہ المصنف والمترجم والمصحح وجمیع المسلمین
بحرمۃ نبیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین ؕ

تمّت



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وامام المتقین خیر
خلق الله اجمعین وعلی آله واصحابه سرج الدین ونجوم
الطریق المستقیم یعنی سب تعریف خدا کو ہی جو پروردگار عالمونکا
ہی بخشنے والا مہربان مالک روز جزا قیامت کا اور درود اور سلام اوپر
سردار پیغمبرون اور پیشوا پرہیزگارون اور بہترین خلق خدا کی ہی اور
اوپر آل اور اصحاب اوسکی کی جو چراغ دین کی اور ستاری راہ مستقیم کے
ہین جان تو بہت نیکبخت کری تجکو اللہ تعالی دونون جہان مین
کہ اسلام کا اول مدار ہی اوس پر کہ تسلم بکل ذی حق حقه یعنی

ف قسم پہلی حقوق کے بیان مین

ادائی شکر دست و زبان انسان کی طاقت سی باہر ہی

ہر ایک حقدار کا حق پورا پورا ادا کرے تو متصور اور بہی فقیر قسم پہلی
حقوق کی حق اللہ تعالی کا ہی پہلی حق اللہ تعالی کا ادا کرنا تو اگر
وجود اور توابع وجود کی جو کچہ ہین سب بخشش اوسکی ہی کوئی شریک
اوسکا نہین ہی جو دم کہ اندر جاتا ہی مددگار زندگی کا ہی اور جو باہر آتا
خوش کرنیوالا طبیعت کا ہی سو ہر ایک دم مین دو نعمتین موجود ہین اور
ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہی طبیعت ہی نہین دست و زبان
مین ایسا کی طاقت ذرا شکر نعمت سی جو ہو اوسکی کوئی عہدہ برآ ہو
پہر جو توفیق شکر کسی نعمت کی نعمتون سی پاوی تو زبان سی خواہ دست
یا پا یا دل سی عنایات اوسکی سی ہی اور توفیق شکر کی بہی عنایات اوسکی
سی ہی سو درمیان ہر شکر کی کتنی شکر واجب ہوتی ہین تو باہر آنا عہدہ
شکر اوس تعالی شانہ کی سی محال ہی اور لازم ہونا تسلسل کا فرمایا اللہ تعالی
نی وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها ان اللہ لغفور رحیم یعنی اگر گنو تم
نعمتین اللہ کی تو نہ احاطہ کر سکو گی آنکا بیشک اللہ تعالی بخشنی والا مہربان
ہی بہ لفظ کلمہ غفور رحیم مین اشارہ ہی یہ کہ اللہ تعالی نی ساتہہ فضل اور
رحمت اپنی کی تکلیف مالا یطاق نہین دی اور ادا کرنا حق شکر کا بخشدیا
اور معاف کیا اور موافق سمائی ہر کسیکی شکر واجب کیا جسنی بقدر
طاقت بشری کی ادائی شکر مین اوسکی کوشش کی اوسکو ساتہہ فضل

اور حضرت اپنی کی ساتھہ صیغہ مبالغہ کی شکور فرمایا یعنی بڑا شکر گذار
چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی حق مین فرمایا اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا
شَکُوْرًا یعنی تہا نوح بندہ بڑا شکر گذار اور جبکہ کوئی ہوسکتی ہوئی
اوسکی شکر گذاری مین کوتاہی کری وہ بڑا ظالم اور ناشکر نعمت کا
ہووی کیہ شکر نعمتون بی انتہا ایسی منعم کی ادنی شکر سی یعنی مقدر
سی تقصیر کی فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ یعنی اگر گنو تم نعمتین اللہ کی تو نہ سکو گی
احاطہ کرنا انکا بیشک انسان یعنی اکثر اونکی سخت ظالم اور بڑی ناشکر این
اوسکی نعمتون کی سو تہوڑا سا شکر جو بندون سی مطلوب ہی وہ یہ ہی کہ
اوس سبحانہ تعالی کو ساتھہ صفتون کمال اوسکی کی موافق نفس الامر بقدر
طاقت بشری کی پہچانین اور اعتقادون اور خلقون اور عملون سی
جو کچہ مرضیات اوسکی ہی بجا لاوین جو کچہ کہ اوپر ذمہ بندون کی اونین
سی واجب کیا ہی اوسکو ساتھہ صفات کمال کی ادا کرین اور منکرو منہیات
اور نہیات جناب اوسکی سی پرہیز کرین اور اوسکی رضامندی کو اپنی نفس
کی رضامندی پر اور تمام مخلوق کی رضامندی پر مقدم رکہین تو نیچ ونہ
سامنے تفسیر کے مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ کی شرمندہ نہون یعنی نفس ہر کسیکا
روز قیامت کی جانیگا کہ مین نی کس چیز کو مقدم رکہا تہا اور کس چیز کو

مقدم کیا تھا اپنی نفس کی رضا کو خدا کی رضامندی پر یا خدا کی رضا
کو اپنی نفس کی رضامندی پر فرمایا اللہ تعالی نے قُل اِن کانَ آباؤکم
وَابناؤکم واِخوانکم وَازواجکم وَعشیرتکم وَاموالُ نِ اقترفتموها
وَتجارۃٌ تخشون کسادها وَمساکن ترضونها احبّ الیکم مِن اللہ
وَرسولہ وَجهادٍ فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ یعنی کہ
ای محمد اگر ہوں باپ دادی تمہاری اور بیٹی پوتی تمہاری اور بہائی
تمہاری اور بیبیاں تمہاری اور کنبا تمہارا اور مال جو کمائی تمنی اور
سوداگری کہ ڈرتی ہو ٹوٹی اوسکی کو اور مکانات کہ پسندیدہ تمہاری
ہیں بہت پیاری نزدیک تمہاری اللہ اور رسول اوسکی سی اور جہاد
کرنی سی اوسکی راہ میں سو منتظر رہو یہانتک کہ لاوی اللہ تعالی
حکم اپنا یعنی عذاب دنیا میں یا آخرت میں پس مسلمان کو چاہیی کہ جسکو
دوست رکھی واسطی خدا کی دوست رکھی اور جسکو دشمن رکھی واسطی خدا کی
دشمن رکھی اور جسکو دیوی واسطی خدا کی دیوی اور جسکو کچھ نہ دیوی واسطی
خدا کی نہ دی اور جو لقمہ ڈالی اپنی منہہ میں یا اپنی بی بی یا اپنی اولاد کی
منہہ میں رکھی تو اس نیت سی رکھی کہ اللہ تعالی نی مجھپر واجب کیا
ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَن اَحبّ للہ
وَابغضَ للہ وَاعطیٰ للہ وَمنعَ للہ فقد استکملَ الایمان روایت

کیا اسکو ابو داؤد نی ابی امامہ سی اور ترمذی نی معاذ سی یعنی جو شخص
دوستی کری واسطی خدا کی اور دشمنی کری واسطی خدا کی اور دیوی اسکی
خدا کی اور نہ دی واسطی خدا کی سو بیشک اوسنی ایمان اپنا کامل کیا
اور فرمایا علیہ السلام نی اِذَا اَنفَقَ المُسلِمُ نَفَقَةً عَلیٰ اَهلِهٖ وَهُوَ
یَحتَسِبُهَا کَانَت لَهٗ صَدَقَةً روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نی
ابن مسعود رضی سی یعنی اگر خرچ کیا مسلمان نی اپنی اہل پر ساتھ نیت
عبادت کی ہوگا واسطی اوسکی صدقہ یعنی ثواب صدقہ دینی کا

فصل جو پہچاننا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
حق سبحانہ تعالی کا بلا واسطی پیغمبرون کی دشوار ہی اور عقل اسپر
کافی نہین ہی اس سبب سی ایمان لانا ساتھ کتابون الٰہی اور
رسولون کی اور ساتھ اوسکی جو لائی ہین اوسکو رسول داخل ہوا
ایمان لانی مین ساتھ حق کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
ایلچیون قبیلہ عبد القیس کو فرمایا اَتَدرُونَ مَا الاِیمَانُ بِاللهِ
وَحدَهٗ یعنی کیا جانتی ہو تم ایمان ساتھ خدای واحد کی کیا ہی
کہا اونہون نی خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا شَهَادَةُ
اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ یعنی گواہی دینا ساتھ توحید
خدا کی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث

ف ایمان لانا ساتھ کتابون الٰہی اور رسولون کی اور ... حق سبحانہ تعالیٰ کا

بخاری و مسلم مین ہی روایت ابن عباس سی اور اطاعت رسول اللہ کی
اطاعت خدا کی ہوئی فرمایا اللہ تعالی نی مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَد
اَطَاعَ اللہَ یعنی جسنی فرمان برداری کی رسول کی اوسنی خدا کے
فرمان برداری کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیچ رنگ محبت خدا کی بلکہ عین محبت اللہ تعالی کی ہوئی فرمایا حضرت
نی لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیہِ مِن وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ
وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ یہ حدیث صحیحین مین ہی روایت انس سی یعنی ایمان
کسی ایک تمہاریکا ٹہیک نہوگا جبتک زیادہ دوست نہون مین ویکا
اوسکی باپ اور بیٹی اوسکی سی اور تمام لوگون سی سوا ادا کرنا حق رسول خدا
کا بہی طاقت بشری سی باہر ہی لیکن مطلوب بقدر طاقت کی ہی
ف اور وہ بجالانا اوامر اور نواہی اوسکی کا ہی اور بہت درود بہیجنا
اوسپر اور محبت رکہنا ساتہ آل اور اصحاب اوسکی کی فصل پہر
جانتو کہ جو پہچاننا ذات اور صفات اور مرضیات اور مکروہات
اوس سبحانہ تعالی کا رسول خدا کی واسطی سی پونہچا خاصکر ساتہ کوشش
خلفاء راشدین کی دین اسلام نی قوت اور رونق پکڑی اور قول
و فعل آنحضرت علیہ السلام کی نی کہ بعضی صحابہ کو معلوم تہی اور بہتونکو
معلوم نہ تہی اونکی کوشش سی شہرت پائی مسائل اختلافی مجمع علیہ

[illegible] ۱۲

ف پہچاننا ذات و صفات اللہ تعالی کا ہوا واسطہ رسول اور اصحاب کے

ہر مسئلہ صحابہ کو جمع کر کی تحقیق کر کی جاری کرتی تھی سو اوکثر باتیں
صحابہ اور اہلبیت کا عین او اکثر ناحق رسول خدا کا ہی اور محبت اور
اطاعت اونکی مانند محبت اور اطاعت رسول خدا کی ہوئی فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ
آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ روایت کیا اسکو ترمذی نی عبداللہ بن
مُغَفَّل سی یعنی جسنی دوست رکھا صحابہ کو سو بسبب دوستی میری کی
دوست رکھا اونکو اور جسنی دشمن رکھا اونکو سو بسبب دشمنی میری کی
دشمن رکھا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو سو بیشک اوسنی ایذا دی
مجکو اور جسنی مجکو ایذا دی سو بیشک اوسنی ایذا دی اللہ کو اور
فرمایا حضرت نی اِقْتَدُوا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نی حذیفہ سی یعنی پیروی کرو
دو خلیفون کی جو بعد میری ہونگی ابوبکر اور عمر اور فرمایا حضرت نے
عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِي یعنی
لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی جو بعد میری ہون
اور فرمایا ہی اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا روایت کیا اسکو
طبرانی اور حاکم نی ابن عباس سی یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی

دروازہ اوسکا ہی اور فرمایا ہی اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ
وَعِتْرَتِی روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نی زید بن ثابت سی یعنی
مین چہوڑی جاتا ہون بعد اپنی تم مین دو بہاری چیزین یعنے
جلیل القدر قرآن اور آل اپنی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی خُذُوْا نِصْفَ الْعِلْمِ مِنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَاءِ لو تم آدہا علم
اس حمیرا یعنی عایشہ رض سی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَصْحَابِی
کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ روایت کیا اسکو رزین نی عمر
سی یعنی اصحاب میری مانند ستارونکی ہین جسکی تمین سی پیروی کروگی
ہدایت کو پہنچوگی اور بہی ایسی حدیثین فضائل صحابہ اور اہل بیت
مین بہت ہین **فصل** اسیطرح ادا کرنا حق علماء محدثین اور فقہاء
مجتہدین اور مصنفان کتب دین کا اور سلسلہ استادون علوم ظاہر
کا اور پیرونکا جو استاد علوم باطن کی ہین بیچ رنگ حق صحابہ اور
اہلبیت کی داخل ہی ادا کرنا حق انکا ادا کرنا حق خدا اور رسول کا
ہی کیونکہ یہی لوگ وارث میراث پیغمبر کی اور اوٹہانیوالی دین کی ہین
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ
الْاَنْبِیَاءِ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ
روایت کیا اسکو اصحاب سنن نی بشر بن قیس سی یعنی بیشک عالم لوگ

علماء محدثین و فقہاء مجتہدین و مصنفین کتب دینیہ
و استادو پیرکا حق

پانیوالی میراث انبیا کی ہین اور بیشک انبیا میراث نہین چہوڑ گیی
ہین نہ دینار اور نہ درہم سوا اسکی نہین کہ میراث چہوڑ گیی ہین علم
اور فرمایا علیہ السلام نی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ کَفَضْلِی
عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ تَلَا اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ روایت
کیا اسکو ترمذی نی ابی اُمامہ سی اور دارمی نی مکحول اوسی بہی
مرسلا یعنی بزرگی عالم کی عابد پر مانند بزرگی میری کی ہی اونی
تمہاری پر پہر پڑہی آیت مذکور کہ معنی اوسکی یہ ہین نہین ڈرتی
ہین خدا سی سب بندون اوسکی سی مگر عالم لوگ اور فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی اللہ تعالی نی نہین
بہیجا ہی مجکو مگر واسطی تعلیم کرنیکی اور فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا وَاَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُہُمْ
بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اُمَّةً وَّاحِدَةً
روایت کیا اسکو بیہقی نی انس سی یعنی اللہ تعالی بڑا جواد ہی یعنی
بڑا بخشش کرنیوالا اور مین بڑا جواد ہون آدمیون مین اور بڑا جواد
آدمیون کا بعد میری وہ شخص ہوگا جسنی سیکہا علم یعنی علم دین پہر
پہیلایا اوسکو آویگا روز قیامت کی ایک جماعت اکیلا مطلب اسکا
مراد وہ ہی کہ اگرچہ امتی ہی نبی نہین ہی جو امت ساتھ اوسکی ہوئی لیکن

ایک جماعت شاگردونکی مانند امت کی ہوگی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ
وَدَمُ الشُّھَدَاءِ فَیُرَجَّحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّھَدَاءِ روایت
کیا اسکو ذہبی نے عمران بن حصین سے یعنی تولی جاویگی دن قیامت
کی سیاہی عالمون کی اور خون شہیدون کا سو سیاہی عالمون کی
بھاری ہوگی خون پر شہیدون کی ÷ اطاعت علما اور اولیا کی اطاعت
خدا اور رسول کی ہے اور محبت اونکی محبت خدای تعالی کی ہے فرمایا
اللہ تعالی نے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
یعنی فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول خدا کی اور
اونکی جو حکم خدا کا بندونکو پونچاوین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور اصحاب اور اہلبیت اونکی علیہم السلام اور علمای ظاہر
اور باطن کہ یہ بندی خدا کی ہین حق اونکی و اخل حقوق العباد کی
ہین لیکن ملی ہوی ساتھ حق اللہ تعالی کی ہین اگر یہ لوگ
نہوتی کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور حق اللہ کا ادا نکرتا اور فرمایا
رسول مقبول علیہ السلام نے لَوْلَا ھٰذَا اَنَا اللّٰہُ لَمَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا یعنی اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ تعالی کا ہے
ساتھ اُتارنے کتابون اور بھیجنے رسولون کی ہرگز ہدایت نپاتی ہم

اور نہ صدقہ دیتی ہیں یعنی ادا زکوۃ وغیرہ نکرتی اور نہ پڑہتی ہیں نماز یہ لوگ
غرق ہین یاد الٰہی مین اونکی دیکہنی سی خدا یاد آتا ہی اور دوستی دشمنی انکی
دوستی و دشمنی ساتہ خدا کی ہی حدیث قدسی مین آیا ہی مَنْ عَادٰی وَلِیًّا
فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ روایت کیا اسکو بخاری نی ابی ہریرہؓ سی یعنی جو کوئی
دشمنی کری ساتہ ولی میری کی خبردار کرتا ہون مین اوسکو لڑنیکو ساتہ
اپنی اور یہ بہی حدیث قدسی مین آیا ہی اَوْلِیَائِیْ مِنْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ
یُذْکَرُوْنَ بِذِکْرِیْ وَاُذْکَرُ بِذِکْرِھِمْ روایت کیا اسکو بغوی نی یعنی
اولیا بندون میری سی وہ لوگ ہین کہ یاد کیی جاتی ہین ساتہہ یاد کرنی
میری کی اور مین یاد کیا جاتا ہون یاد کرنی اونکی سی یون ہی حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا ہی قسم دوسری حقوق العباد ہی
حق اون لوگونکا ہی کہ وہ مظہر ہین بعضی حقوق اللہ تعالیٰ کی اور ظاہر
مین واسطہ پڑی ہین بیچ پرورش کرنی اور روزی پہنچانی اور
مانند اسکی کی چنانچہ مان باپ دادا دادیان اور وہ لوگ کہ راہ
مین اللہ تعالیٰ ساتہ وسیلی اونکی کی روزی پہونچاتا ہی یا اونسی
پرورش کراتا ہی یا کسی طرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت
یا کوئی فائدہ اونکی واسطی سی پہونچاتا ہی شکر اونکا ہی مانند مان باپ
کی واجب ہی فرمایا رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نی مَنْ لَّمْ

قسم دوسری حقوق العباد

ها ماں باپ کے حق ہین

یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی نے ابی سعید
خدری سے یعنی جسنے نہ شکر کیا آدمی کا اوسنے نہ شکر کیا خدا کا فضل
اور اکثر اون سے حق ماں باپ کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَوَصَّیْنَا
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَہْنًا عَلٰی وَہْنٍ وَّفِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ
اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ یعنی حکم کیا ہمنے انسان کو یہ کہ نیکی کرے ساتھ
ماں باپ کے نیکی کرنی اوسکی ماں نے پیٹ مین اوٹھایا اوسکو ساتھ
مشقت کے مشقت پر اور دو برس اوسکو دودھ پلایا یہ کہ شکر کر میرا
اور ماں باپ اپنے کا یہ حکم قرآن مجید مین کئی جگہہ آیا ہے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبائر مین ذکر کیا ہے شرک
کرنے اور ایذا دینے والدین کو جیسا کہ فرمایا اَلْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ
بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ الحدیث روایت کیا اسکو بخاری و مسلم
نے عبد اللہ بن عمرو سے مراد عقوق سے ستانا اور بے حکمی کرنا ہے عقوق
ساتھہ زبر عین اور تشدید قاف کے معنی شق اور قطع کے ہین خلاف
برّ اور صلہ کے شق کہتے ہین پھاڑنیکو اور قطع کاٹنے کو اور برّ نیکی
کرنے کو اور صلہ جوڑنے اور ملانیکو اور امام احمد نے معاذ بن جبل سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے دس چیزون
کی وصیت کی ایک اونمین سے فرمایا لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ

اَوْ حُرِّقْتَ وَلَا تُعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ الحدیث یعنی شریک مت کر ساتھہ خدا کی کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوی تو یا جلایا جاوی تو اور بی حکمی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین وہ تجھکو ساتھ اس بات کی کہ باہر ہوجا اہل اور مال اپنی سی یعنی اپنی بی بی اور مال دونوں کو اونکی کہنی سی چھوڑدی اور بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ ایک مرد نی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی پوچھا کہ زیادہ لائق واسطی نیک صحبتی کی کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا پھر کون ہی فرمایا باپ تیرا پھر قریب تر بعد قریب تر کی یعنی پھر جو رشتی مین زیادہ نزدیک ہو وہ ہی اور فرمایا حضرت نی رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ یعنی تین بار فرمایا خاک آلودہ ہوجیو ناک اوسکی پوچھا لوگون نی وہ کون ہی یا رسول اللہ فرمایا مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ روایت کیا اسکو مسلم ابی ہریرہ سی یعنی جسنی پایا ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی کی ایک کو یا دونوں کو اور نہ داخل ہوا جنت مین یعنی اور یہ حقوق اونکی سی محروم رہا کہ وہ موجب دخول جنت کا تھی اور ترمذی نی ابن عمر سی روایت کی کہ ایک مرد نی کہا

یا رسول اللہ مجھسی ایک بڑا گناہ ہوا ہی توبہ میری کیونکر ہو فرمایا تیری
مان ہی کہا نہین فرمایا خالہ ہی کہا ہی فرمایا ساتھ اوسکے نیکی کر اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ
اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا
وَمَنْ اَمْسٰی عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ
وَاِنْ وَاحِدًا فَوَاحِدًا جو کوئی صبح کری اس حال مین کہ فرمانبرداری
کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی
صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہی اوسکی لئی دو دروازی کھلی
ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں باپ مین سی یعنی اطاعت کیا
گیا ہی ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرتا ہی اس
حال مین کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی حق مین ماں باپ کی صبح
کرتا ہی اس حال مین کہ کھلی ہین اوسکی لئی دو دروازی دوزخ سی
اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ
کھولا جاتا ہی لوگون نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ
والدین اوپر ظلم کری فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی تین بار
وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ یعنی اگرچہ اوسپر ظلم کرین اگرچہ
اوسپر ظلم کرین اگرچہ اوسپر ظلم کرین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نی مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا
كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً یعنی نہین ہی کوئی
فرزند نیک سی کہ دیکھتا ہی طرف والدین اپنی کی ساتہہ رحمت کی مگر یہ
کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی عوض ہر نگاہ کی ثواب ایک حج مقبول
کا لوگون نی کہا یا رسول اللہ اگر دیکھی ہر روز سو بار فرمایا نَعَمْ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ یعنی ہان اللہ تعالی بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی
یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض
ہر نظر کی حج مقبول روایت کیا ان دونون حدیثون کو بیہقی نی ابن
عباسؓ سی ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ مین ارادہ جہاد کا کہتا ہون
فرمایا تیری مان ہی کہا ہی فرمایا اوسکی خدمت مین رہ بہشت اوسکی
قدمون کی نیچی ہی حدیث اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ تحقیق
جنت نیچی قدمون پاؤن تمہاری کی ہی روایت کیا اسکو بیہقی نی معاذ
بن جابرؓ سی اور کہا ابن عمرؓ نی یا رسول اللہ میری بی بی ہی مین اوسکو
بہت پیار کرتا ہون اور ہان میری اوسکو برا جانتی ہی فرمایا اوسکو
طلاق دی اور ترمذی اور ابو داؤد نی اسکو ابن عمرؓ سی روایت کی
ہی ایک مرد نی حضرت سی پوچھا کہ حق مان باپ کا کیا ہی فرمایا وہ
بہشت اور دوزخ تیری ہین ابن ماجہ نی اسکو ابی امامہ سی روایت کیا

اور ایک شخص پاس حضرت کی آیا اور کہا کہ باپ میرا محتاج ہی میری مال کا
لینی چاہتا ہی کہ مال میرا لیوی فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ اِنَّ
اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ روایت کیا
اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ابن شعیب سی اونہی اپنی باپ سی اونہی
اوسکی دادا سی یعنی تو اور مال تیرا واسطے باپ تیری کی ہی بیشک اولاد
تمہاری بہت پاک کمائی تمہاری سی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سو
نفقہ ماں باپ دادا دادی کا جو مفلس ہوں اگرچہ طاقت کمائی پر
رکہتی ہوں بیٹی آزاد عاقل بالغ پر جو قدرت کمائی پر رکہتا ہو واجب
ہی اگرچہ ماں باپ کافر ہوں ذمیوں سی صحیحین میں اسماء بنت ابی بکر
روایت ہی کہ کسی نی حضرت رسول کریم سی پوچہا کہ ماں میری آئی
ہی اور کافرہ ہی کیا صلہ رحمی ساتہ اوسکی کروں میں فرمایا ہاں کر
فرمانبرداری اور رضا جوئی اونکی واجب ہی لیکن گناہ کی کام میں اور
ترک فرائض میں نہیں ترمذی نی عبد اللہ بن عمرؓ سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ رضامندی خدا کی باپ کی رضامندی
میں ہی اور ناخوشی خدا کی باپ کی ناخوشی میں ہی فرمایا اللہ تعالی
نی وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا یعنی اور اگر لڑائی کریں

والدین تیری اسپر کہ شریک کرے تو ساتھہ میری کسی چیز کو کہ تو علم اوسکا
نہین رکہتا ہی یعنی علم توحید کا تو رکہتا ہی سوا اس امر مین فرمانبرداری
اونکی مت کر اور دنیا مین ہمراہی سچ بہی ساتھہ اونکی کر فرمایا حضرتنے
لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق روایت کیا اسکو امام احمد
اور حاکم نی عمران سی اور حکیم نی عمر و الغفاری سی اور صحیحین مین ہی
لا طاعة لاحد في معصية الله انما الطاعة في المعروف
یعنی جائز نہین ہی فرمانبرداری کسیکی بیچ نافرمانی خدا کی فرمانبرداری
جائز نہین ہی مگر ابہین جو شرع مین جائز ہی فصل تمام حقوق باپ
کی سی دوستی کرنی ہی ساتھہ دوستون باپ کی اور بہلائی کرنی ساتھہ
دوستون باپ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی ان من
ابر البر صلة الرجل اهل ود ابيه بعد ان يولي روایت کیا
اسکو مسلم نی ابی عمر سی یعنی کمال بہلائی وہ ہی کہ ملاپ اور سلوک کرے
ساتھہ دوستون باپ کی پیچہی اوسکی اور صلہ مراد ہی ملاپ اور اخلاص
کرنی سی ساتھہ رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوبی اخلاق کی فصل
بیچ حق اقربا کی تمام حقوق والدین سی ملاپ و بہلائی کرنی ہے
ساتھہ اولاد اونکی کی یعنی ساتھہ بہائیون اور بہنون او خالاؤن کے
اور اولاد اونکی کی جسقدر نسب مین قریب زیادہ ہو اوسی ہی قدر حق

حقوق دوستان باپ کے

حقوق اقربا کے

اوسکا زیادہ ہووی اللہ تعالی نی کئی جگہہ فرمایا ہی وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ یعنی دی صاحب قرابت کو حق اوسکا + آور ایسا ہی ہر شخص کو جو مالدار ہو واجب ہی اوسپر نفقہ ذی رحم محرم کا کہ مفلس ہو اور کمانے کی قدرت نرکہتا ہو اگر مسلمان ہو فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ یعنی وارث پر نفقہ واجب ہی مانند نفقی اولاد کی + اور جو کوئی اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہووی تو مالک ہوتی ہی آزاد ہو جاوی اگرچہ کافر ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نی مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ عُتِقَ عَلَیْهِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور حاکم نی سمرہ سی یعنی جو کوئی کہ مالک ہووی اپنی ذی رحم محرم کا اویہ اوسکی آزاد ہووی آور جمع کرنا دو عورتون ذی رحم محرم کا حرام ہی کہ موجب قطع رحم کا ہوتا ہی آور اقربا ہی جو کہ محارم سی نہین ہے اگرچہ نفقہ اوسکا واجب نہین ہی لیکن صلہ اوسکا یعنی ملاپ اور سلوک کرنا اوس سی واجب ہی آور قطع رحم حرام ہی آور ناموافقت کرنی اونسی جائز نہین ہی عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتِ الرَّحِمُ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِیْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ

قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی خداتعالی نے
پیدا کیا خلق کو پھر جب پیدا کرنے خلق سے فارغ ہوا رحم اوٹھا اور پکڑا
حقو رحمن کا حقو ازار بند کو کہتے ہیں اور یہ مجاز ہے اور مراد وہ ہے کہ
جناب الٰہی سے پناہ ڈھونڈھی اہل عرب کہتے ہیں عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ
یعنی پناہ ڈھونڈھی میں نے طرف فلانے کی۔ اللہ تعالی نے رحم کو فرمایا
کہ کیا چاہتا ہے تو کہا کہ مقام ہے پناہ ڈھونڈھنے والا کاٹنے سے فرمایا
کیا راضی نہیں ہوتا ہے تو ساتھ اسکی کہ ملاؤں میں ساتھ اوسکی کہ ملاوے
تجکو اور کاٹوں میں اوس سے جو کاٹے تجکو کہا ہاں یعنی راضی ہوا میں
اے رب فرمایا ایسا ہی کرونگا حدیث قدسی میں آیا ہے اَنَا اللّٰهُ فَاَنَا
الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ
وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور احمد
اور حاکم نے عبدالرحمن بن عوف سے اور حاکم نے ابی ہریرہ سے یعنی میں
اللہ ہوں میں رحمن ہوں رحم کو پیدا کیا میں نے اور نام اپنے سے
نام اوسکا نکالا میں نے جو کوئی اوسکو جوڑیگا میں اوسکو جوڑونگا
اور جو اوسکو کاٹے گا میں اوس سے کاٹونگا اور روایت کی بخاری نے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّحِمُ
شِجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ

قَطَعْتُہُ یعنی رحم ملاپ کہتا ہی ساتھہ خدا کی بی کیفیت فرمایا خداتعالی
نی جو کوئی تجکو جوڑیگا مین ساتھہ اوسکی جوڑونگا اور جو کوئی تجکو
کاٹیگا مین اوس ہی کاٹونگا اور عایشہ رض سی صحیحین مین مثل اسکی ہی
اور صحیحین مین جبیر بن مطعم سی مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کاٹنے والا رحم یعنی قرابت کا بہشت مین داخل نہوگا اور
بیہقی نے عبد اللہ بن اوفی سی روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت نازل نہین ہوتی اونپر جنمین کوئی شخص
قاطع رحم ہوتا ہی اور واجب ہونی مین صلہ رحم کی اور حرام ہونی
مین قطع رحم کی حدیثین بہت آئی ہین ایسی ہر کسی پر لازم ہی کہ نسبت
اپنی خبردار رہو وہی تا صلہ رحم کری اور قطع رحم اوس سی ظہور مین نہ آوے

فصل حقوق بھائیوں اور صلہ رحم اور عذاب حقوق اور
قطع رحم مین جامع صغیر مین ہی حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِم
کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ حق بڑے
بھائی کا چھوٹی بھائی پر مانند حق باپ کی ہی بیٹی پر یعنی بیچ نگاہ رکھنی
حرمت اور تعظیم اور توقیر او مشورہ اوسکی کی اور تشبیہ اسمین واسطی
مبالغہ کی ہی نہ واسطی مماثلت کی روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے
ساتھہ سند ضعیف کی سعید بن عاص سی اور اسمین ہی کہ فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَیسَ مِنَّا مَن لَم یَرحَم صَغِیرَنَا وَیُوَقِّر کَبِیرَنَا
یعنی نہین ہی ہماری طریق پر وہ کوئی کہ نہ رحم کیا اوسنی چہوٹی اپنی پر
یعنی مسلمانون مین سی اور نہ توقیر کی بڑی اپنی کی یعنی بڑی عمر والی
کو چہوٹی عمر والی پر شفقت اور احسان او محبت کرنی چاہیی اور ایسی
ہی چہوٹی عمر والی کو بڑی عمر والی کی توقیر اور ادب کرنا چاہیی روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی نی ساتہہ سند صحیح کی انتہی اور حق سبحانہ
تعالی نی اوس شخص پر لعنت کی ہی جو فساد کرتا ہی زمین مین اور
قاطع رحم اور فرمایا فَهَل عَسَيتُم اِن تَوَلَّيتُم اَن تُفسِدُوا فِي
الاَرضِ وَتُقَطِّعُوا اَرحَامَكُم اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُم
وَاَعمٰى اَبصَارَهُم یعنی قریب ہی جو مونہہ پہیرو گی تم اللہ کی حکم سی یہ کہ
فساد کرو زمین مین اور قطع کرو قرابتون اپنی کو وہی لوگ ہین کہ
لعنت کی اونپر اللہ تعالی نی سو بہرا کر دیا اونکو کہ حق بات نہین سنتی
ہین اور اندہی کر دین آنکہین اونکی کہ حق بات نہین دیکہتی ہین اور
امام احمد حنبل نی لعنت یزید پر جائز رکہی ہی بسبب برائیون بہتما
اوسکی کی اور بنابر قطع رحم کرنی اوسکی کی اور ساتہہ اس آیت کی استدلال
کیا ہی اونہون نی اسپر سوال دو قرابت دار دن سی اگر ایک
ساتہہ دوسری کی بدسلوکی اور قطع رحم کری دوسری کو اوس سی قطع رحمی

جائز ہی یا نہین جواب دوسریکو لازم ہی کہ صلہ کری قطع نکری وبال قطع رحم کا قاطع رحم پر ہوگا اور برکتین صلہ رحم کی وصل کرنیوالی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا روایت کیا اسکو بخاری نی ابن عمر سی یعنی وصل کرنیوالا وہ نہین ہی کہ نیکی کی بدلی نیکی کرمی وصل کرنیوالا وہ ہی کہ اگر قطع کیا جاوی اوس سی رحم وہ وصل کرمی یعنی عوض بدی کی نیکی کری بیت بدی را بدی سہل باشد جزا * اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ * مسلم نی ابی ہریرہ سے روایت کی کہ ایک مرد نے کہا حضرت صلعم سے کہ یا رسول اللہ میرے اقربا ہین مین اونسی ملاپ کرتا ہون اور وہ مجھسے کاٹتے ہین مین ساتھ اونکے نیکی کرتا ہون اور وہ مجھسے بدی کرتے ہین اور مین اونسے بردباری کرتا ہون اور وہ مجھپر جہالت کرتی ہین فرمایا حضرت نی کان کہ گنتا گما قلت فَاِنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مِنَ اللّٰهِ مَعَكَ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ یعنی اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہی تو گویا تو کھلاتا ہی اونکو بھوبل گرم یعنی آگ کھلاتا ہی توکہ ہلاکی اونکی ہی اور ہمیشہ اللہ تعالی سی تجکو مددگاری ہوگی اوپر جب تک تو اس عادت پر رہیگا

فائدہ صلہ رحم مین ثواب آخرت کی سوا دنیا مین بہی بہت فائدی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُبْسَطَ لَہٗ رِزْقُہٗ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ یہ روایت بخاری اور مسلم مین ہی انس سی یعنی جو کوئی چاہی کہ کشایش ہو اوسکی روزی مین اور باقی رہی ذکر اوسکا یعنی رہنی اولاد یا مانند اوسکی سی ذکر کرنیوالی خیر کی سو چاہیی کہ صلہ رحم کری اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِہٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَۃَ الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَھْلِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ روایت کیا اسکو ترمذی نی ابی ہریرہ سی یعنی سیکہو اپنی نسبون سی اوسقدر کہ ملاؤ ساتہ اوسکی ناتون اپنی کو ای اپنی قرابت والون کو جانتی ہو تاکہ صلہ رحم کرسکو پس تحقیق کہ صلہ رحم موجب محبت کا ہی اپنی لوگون مین اور سبب زیادتی کا ہی مال مین اور باقی رہنی ذکر کا اور قاطع رحم کو سوا اسکی کہ عذاب آخرت مین ہوگا وبال دنیا مین بہی لاحق ہوتا ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللہُ لِصَاحِبِہٖ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نی ابی بکرہ سی یعنی کوئی گناہ نہین ہی زیادہ لائق اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب اوسکی کو

عذاب اور وبال دنیا مین ساتھ اسکی کہ ذخیرہ رکھا جاوی عذاب کا واسطے اوسکی آخرت مین بغاوت کرنی سے ساتھ بادشاہ عادل کی اور قطع کرنے رحم سی باغی اور قاطع رحم کو دنیا اور آخرت مین دونون جگہ عذاب دیا جاویگا اور بیہقی نی بہی ابی بکر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کُلُّ الذُّنُوبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہَا مَا شَآءَ اِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ یعنی جو گناہ ہو بخشتا ہی خدا اوسکو جو کچھ چاہتا ہی سوای ایذا دینی مان باپ کی سو بیشک جلد پہنچاتا ہی اوسکی کرنیوالی کو عذاب زندگی مین مرنی سی پہلی فصل جو بنظر حقوق مان باپ کی صلہ رحم بہائیون اور بہنون اور اقربا کی ساتھ واجب ہوا تو نظر کرنی چاہئے اور حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اور پیرون اور استادون صلہ اور نیکی کرنی ساتھ جماعت سادات اور مشائخ اور اولاد پیرون اور استادون کی بہی ضروری ہی فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہہ ای محمد مین نہین مانگتا ہون تمسی تبلیغ رسالت پر مزدوری مگر دوستی رکھنی بیچ اقربا میری کی تمکو چاہیی اور فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ یعنی کہہ ای محمد ان لوگون کو جو واسطے خدا کی بیٹا ٹھہراتے ہین

ف حق پیرون اور استادون اور بھی [illegible]

پاک ہی اللہ تعالی اوس سی اگر ہوتا واسطی رحمن کی بیٹا تو مین پہلی
عبادت کرتا اللہ تعالی پاک ہی اس ہی اس آیت سی معلوم ہوتا ہی
کہ جس شخص کا حق کسی کی ذمی ہو تو چاہی ساتھہ اولاد اوسکی کی حق ادا
کری سوال اولاد سادات اور بزرگ زادونسی اگر کوئی فاسق یا
کافر یا رافضی ہو جاوی تو ساتہہ اوسکی کیا سلوک چاہی کرنا جواب
اگر فاسق ہو نصیحت کرنا چاہی اور اوسکا حق ادا کرنا چاہی اور اگر
رافضی اور مانند اوسکی ہو کہ ساتہہ کفر کی پونہچا ہو اوس سی دوستی
نچاہی کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ
اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ یعنی ای مسلمانون دوستی نکرو اُن لوگون سی کہ خدا
غضب کرتا ہی اُن پر بیشک نا امید ہین آخرت سی جیسا کہ نا امید ہین
کفار اہل قبور سی اور اللہ تعالی فرماتا ہی نوح علیہ السلام کی بیٹی کی حق
مین اِنَّهُ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ اور فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا
وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم نی عمرو بن العاص سی یعنی آل ابی فلان نہین ہین
میری دوست سوا اسکی نہین کہ دوست میرا خدا ہی اور اچھی مسلمان

لیکن اونکو ساتہہ میری قرابت ہی تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہہ تراوتون
اوسکی کی یعنی صلہ رحم کرتا ہون اون سی اس حدیث سی سمجہا جاتا ہی
کہ سادات اور پیرزادی اور قرابتی اپنی اگر کافر ہون یا رافضی یا خارجی
کہ حد کفر کو پہنچی ہون دوستی اونسی کرنا نچاہیی لیکن صلہ رحمی اور
احسان سی دریغ نرکہی فرمایا اللہ تعالی نی لَا یَنْہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ
لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْہُمْ وَتُقْسِطُوْا
اِلَیْہِمْ یعنی نہین منع کرتا ہی تمکو اللہ تعالی اون لوگون سی کہ نہین
لڑائی کی ہی اونہون نی تمسی دین کی کام مین اور نہ نکالدیا تمکو تمہاری
مکانون سی اس سی کہ نیکی کرو ساتہہ اونکی اور اس سی کہ انصاف کرو تم ساتہہ
اونکی یعنی کفار اہل ذمہ احسان اور نیکی کرنا منع نہین ہی فصل اور ملا ہوا
ساتہہ حق والدین کی حق دائی کا بہی ہی کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی دودہ
پینی سی جو کچہہ حرام کیا ہی نسب سی اور جمع کرنا دو بہنون رضاعی کا حرام ہی
جیسا کہ جمع کرنا دو بہنون نسبتی کا تا کہ موجب قطع کا نہو اور ابی داود نی ابی الطفیل
سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دائی اپنی کی
چادر اپنی بچہا دی اور اوس پر بٹہا یا قسم ثالث اور قسم حقوق سی حق اون
لوگون کا ہی کہ اللہ تعالی نی انکو مظہر قہار ی اور مالکیت اپنی کا بنایا اور
وہ حق بادشاہ مسلمان اور امیر مسلمان اور حق قاضی کا ہی رعیت پر اور حق

خاوندکا جورو پر اور حق میان کا غلام پر اور حق گھر کی مالک کا گھر کی لوگون پر کہ بندوبست ملک او شہر اور گھر کا حکومت سی تعلق رکھتا ہی فصل اطاعت بادشاہ اور حاکم شہر اور امیر لشکر کی واجب ہی رعیت پر اس امر مین کہ خلاف شرع حکم نکری اگرچہ خلاف طبیعت اونکی کی ہو فرمایا اللہ تعالی نی اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ بادشاہ بھی اولوالامر مین داخل ہین فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنۡ اَطَاعَنِیۡ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنۡ عَصَانِیۡ فَقَدۡ عَصَی اللّٰہَ وَمَنۡ یُّطِعِ الۡاَمِیۡرَ فَقَدۡ اَطَاعَنِیۡ وَمَنۡ یَّعۡصِ الۡاَمِیۡرَ فَقَدۡ عَصَانِیۡ وَاِنَّمَا الۡاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنۡ وَّرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنۡ اَمَرَ بِتَقۡوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجۡرًا وَاِنۡ قَالَ بِغَیۡرِہٖ فَاِنَّ مِنۡہُ عَلَیۡہِ لفظ وزرا بیان سی محذوف ہی روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جسنی فرمان برداری کی میری اوسنی فرمانبرداری کی خدا کی اور جسنی نافرمانی کی میری اوسنی نافرمانی کی خدا کی اور جسنی فرمانبرداری کی امیر کی اوسنے فرمانبرداری میری کی اور جسنی نافرمانی کی امیر کی اوسنی نافرمانی میری کی اور بادشاہ تو سپر ہی کہ لوگ کافرون سی جہاد کرتی ہین اوسکی پناہ مین ہوکر اور بچائی جاتی ہین یعنی سکارہ ہی ساتہ اوسکی سو اگر حکم کیا اوسنی ساتھ پرہیزگاری اور عدل کی تو اوسکو ثواب ہیگا اور اگر اوسکے حکم کہا

تو او سپر ہوگا یعنی گناہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِسْمَعُوا
وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ
روایت کیا اسکو بخاری نے انس سے یعنی سنو اور فرمانبرداری کرو امیر
کی اگرچہ تم پر امیر کیا جاوے غلام حبشی کہ سر اوسکا مانند دانہ انگور سیاہ
کی ہو یعنی حقیر بدصورت ہو اور فرمایا حضرت نے اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ
عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ مَا لَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ
وَلَا طَاعَۃَ روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے ابن عمر سے اور علی سے
یعنی حکم امیر کا سننا اور ماننا واجب ہے ہر مرد مسلمان پر جو کچھ خوش آوے
اوسکو یا مکروہ معلوم ہو جبتک کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پھر جب حکم کیا جاوے ساتھ گناہ
تو جائز نہیں ہے سننا اور ماننا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ
رَاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یَکْرَہُہٗ فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُفَارِقُ
الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَیَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً روایت کیا اسکو
بخاری ومسلم نے ابن عباس سے یعنی جو کہ دیکھے حاکم اپنے سے کوئی چیز کہ مکروہ
جانے اوسکو تو چاہیے کہ صبر کرے بیشک نہیں ہے کوئی کہ بغاوت کرے اور
جدا ہو جماعت سے مسلمانوں کی ایک بالشت بھر پھر مرے اور حال
میں مگر وہ کہ مرا ہوگا مرنا جاہلیت کا اور فرمایا حضرت نے اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ
بَعْدِیْ اَثَرَۃً وَّاُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَہَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

أَدُّوا الَّذِي لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نے ابن مسعود سے یعنی قریب ہے کہ دیکھوگے تم بادشاہوں سے
بعد میرے نفس پروری اور وہ چیزیں کہ تم اونکو ناخوش کہتے ہو صحابہ
نے عرض کی کہ پھر آپ ہمکو کیا فرماتے ہیں فرمایا کہ تم حق اونکا ادا کرو
اور حق اپنا خدا سے مانگو صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اگر امیر لوگ
ایسے ہوں کہ حق اپنا ہم سے طلب کریں اور حق ہمارا دین فرمایا آپ نے
وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ روایت کیا اسکو
مسلم نے وائل بن حجر سے یعنی حکم اونکا سنو اور مانو سو بیشک واجب ہے
اونپر جو کچھ اللہ تعالی نے اونکی ذمہ پر واجب کیا ہے یعنی عدل اور رعیت پروری
سے اور تمپر واجب ہے جو کچھ تمپر واجب کیا ہے یعنی اطاعت و فرمانبرداری
سے **فصل** اگر قاضی حکم کرے موافق شرع کی تو واجب ہے کہ ساتھ
خوشی دل کی اوسکو قبول کرے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی ساتھ خدا کے ایمان نلاوینگے
جبتک کہ تجکو حاکم نکریں اوس امر میں کہ جھگڑا ہو درمیان اونکے پھر نپاوین
اپنے دلوں میں تنگی اور ناخوشی اوس سے کہ حکم کیا تونے اور قبول کرین
قبول کرنا ہدایہ میں کہا ہے کہ اگر قاضی کہے کہ حکم کیا میں نے اسپر کہ اسکو

سنگسار کرنا اسکا ہاتھ کاٹ یا کوڑی مار تو جائز ہی بجا لانا اوسکا اور
امام ابو منصور نی کہا کہ جو قاضی عالم اور عادل ہو تو بجا لاوی اور جو
جاہل ہو اور عادل تو وجہ اوسکی پوچھی اگر وجہ معقول بیان کی تو بجا لاوی
اور نہین تو نہین اور اگر فاسق ہی تو نہ بجا لاوی مگر جبکہ سبب حکم اوسکا
دیکھی **فصل** بیچ حق خاوند کی جورو پر اسمین حدیثین بہت ہین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَوْ كُنْتُ آمِرًا لِاَحَدٍ اَنْ يَّسْجُدَ
لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا روایت کیا اسکو
ترمذی نی اور ابو داؤد نی مانند اسکی قیس بن سعد سی اور امام احمد نی
معاذ اور ابی ہریرہ سی یعنی اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کری کسیکا
تو بیشک حکم کرتا مین عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کا اور ترمذی
نی ام سلمہ رض سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی جو عورت کہ خاوند اوسکا اوس سی راضی ہی داخل بہشت مین
ہوگی اور ابو نعیم نی حلیہ مین انس سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلعم
نی کہ جس عورت نی پانچون وقت کی نماز پڑہی اور روزی ماہ
رمضان کی رکہی اور پرہیزگاری کی اور فرمانبرداری کی اپنی خاوند
کی جاویگی بہشت مین جس دروازی سی چاہی گی اور امام احمد نی
عائشہ رض سی روایت کی کہ فرمایا حضرت نی اگر وہ حکم کری کسیکو سجدہ کا

فاطاعوه

حکم کرتا مین تو عورت کو حکم کرتا کہ سجدہ کرئی اپنی خاوند کو اور اگر
خاوند اپنی بی بی کو حکم کری کہ سیاہ پہاڑ سی پتہر سفید پہاڑ مین اور
سفید پہاڑ سی پتہر سیاہ پہاڑ مین لیجاوی تو چاہیے ویسا ہی کری
ترمذی اور ابن ماجہ نی معاذ سی روایت کی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی جو عورت اپنی خاوند کو ایذا دیتی ہی تو حورین بہشت
کی کہتی ہین کہ لعنت کری تجھ خدا تجہہ پر نہین ہی یہ شخص تیرا مگر مہمان
قریب ہی کہ تجہہ سی جدا ہوگا طرف ہماری ف یعنی تجہسے جدا ہو کر
ہماری طرف آویگا **فصل** بیچ حق میان کی غلام پر فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ العَبدَ اِذَا نَصَحَ سَیِّدَہٗ وَاَحسَنَ عِبَادَۃَ
اللّٰہِ فَلَہٗ اَجرُہٗ مَرَّتَینِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ
بن عمر وسی یعنی بیشک غلام اگر خیر خواہی کری اپنی مالک کی اور اچھی
کری عبادت خدا کی دونا ثواب پاویگا اور فرمایا حضرت نی نِعِمَّا لِلمَملُوکِ
اَن یَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ بِحُسنِ عِبَادَۃِ رَبِّہٖ وَطَاعَۃِ سَیِّدِہٖ فَنِعِمَّا لَہٗ روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی کیا خوشحال ہی اس مملوک
کا کہ مرجاوی اور اچھی کری بندگی پروردگار اپنی کی اور فرمانبرداری
مالک اپنی کی کیا خوشحال ہی اوسکا اور فرمایا اوس سرور علیہ السلام
نی اِذَا اَبَقَ العَبدُ لَم تُقبَل لَہٗ صَلٰوۃٌ وَفِی رِوَایَۃٍ اَیُّمَا عَبدٍ

خوبیان غلام کی

اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ روایت کیا اسکو مسلم نی
جریر سی یعنی اگر غلام بھاگ جاوی نماز اوسکی نہین قبول ہوتی اور ایک
روایت مین ہی جو غلام کہ بھاگتا ہی مالکون اپنی سی سو بیشک کافر
ہو جاتا ہی جبتک پھر نہ آوی پاس اونکی یعنی کافر نعمت ہوتا ہی اور
بیہقی نی جابر سی روایت کی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی تین شخصون کی نماز قبول نہین ہوتی ہی ایک وہ غلام کہ بھاگ جاوی
یہان تک کہ آوی پاس اپنی مالک کی اور دوسری وہ عورت کہ خاوند
اوسکا ناراض ہو اور تیسرا وہ مست یہان تک کہ ہوش مین آوی
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً
عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ روایت کیا اسکو ابوداود نی
ابی ہریرہ سی یعنی نہین ہی ہم مین سی وہ شخص کہ ورغلانی کسی عورت کو
اوسکی خاوند سی اور کسی غلام کو مالک اوسکی سی قسم چوتھا حقوق العباد
سی حق رعیت کا ہی پادشاہ اور حاکم اور قاضی پر اور حق جوروکا خاوند
پر اور حق پرورش اور تربیت چھوٹی لڑکون کا والدین پر اور مملوک کا
مالک پر کہ نی سب امانتین خدا کی ہین حق سبحانہ تعالی نی اپنی ذات
پاک بی نیاز پر واسطی مملوکون اور بندون اپنی کی رحمت واجب
کی ہی پھر جسکو کہ دنیا مین نگہبان اور مالک کیا ہی اوسپر واجب کیا ہی

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ
وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْ
رَعِیَّتِھَا وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ
اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ روایت کیا
اسکو بخاری و مسلم نے عبد اللہ ابن عمر سے یعنی خبردار ہو کہ ہر ایک تم مین
سے راعی یعنی محافظ ہے اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا رعیت
اپنی سے یعنی اونکو راضی رکھا یا ناراض پادشاہ تمام لوگون پر راعی
یعنی نگہبان ہے پوچھا جاویگا رعیت اپنی سے اور مرد اپنی گھر والون کا
نگہبان ہے پوچھا جاویگا اونسے اور عورت اپنی خاوند کی گھر اور لڑکون
پر نگہبان ہے اونسے پوچھی جاویگی اور غلام اپنی میان کی مال پر نگہبان
ہے اوس سے پوچھا جاویگا خبردار ہو سو ہر ایک تم راعی ہو اور ہر ایک
تم مسئول ہو ف یعنی ہر ایک اپنی اپنی امانت کا محافظ اور نگہبان
ہے اور ہر ایک اسکی خیرخواہی اور بدخواہی سے پوچھا جاوے گا اور اوسکی
موافق جزا و سزا پاویگا فصل بیچ حق رعیت کی جو پادشاہ اور امیر پر
ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا مِنْ وَالٍ یَلِیْ رَعِیَّتَہٗ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌ اِلَّا حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ روایت
کیا اسکو بخاری و مسلم نی معقل بن یسار سی یعنی نہین ہی کوئی والی کہ کسی
رعیت پر مسلمانون سی والی وحاکم ہووی پہر مرجاوی اوس حال مین
کہ خیر خواہی رعیت کی نکی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی نی حرام کی ہی بہشت
اوسپر اور فرمایا حضرت نی اَللّٰهُمَّ مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ
عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ
فَارْفُقْ روایت کیا اسکو مسلم نی عایشہ رضی سی یعنی ای اللہ تعالی جو کوئی
کہ مالک ہووی کامون امت میری سی کسی کام کا پہر سختی کی اوسنی
اون پر سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی کہ مالک ہووی کامون امت میری
سی کسی کام کا پہر اوسنی نرمی کی اونپر سو نرمی کر تو اوسپر اور مسلم نی
عبداللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نی کہ عادل لوگ نور کی منبرون پر ہونگی نزدیک اللہ تعالی کی وہ
لوگ جو عدل کرتی ہین اپنی حکم مین اور اہل مین اور اوس چیز مین کہ
مالک ہین اوسکی اور دارمی نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت نی کہ جو کوئی دس آدمی کا سردار ہوگا لایا جاویگا روز قیامت
بندہا ہوا تا کہولی اوسکو عدل یا ہلاک کری اوسکو ظلم ف یعنی جو
عادل ہوگا تو بسبب عدل کی نجات پاویگا اور جو ظالم ہوگا تو بسبب

ظلم کی ہلاک ہوگا اور فرمایا اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَاَقْرَبَہُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَشَدَّہُمْ عَذَابًا اِمَامٌ جَائِرٌ روایت کیا اسکو ترمذی
نے ابی سعید سے یعنی بیشک بہت پیارا آدمیون کا طرف خدا کی روز
قیامت کی اور بہت نزدیک لوگون کا طرف خدا کی پادشاہ عادل ہوگا
اور بیشک بہت ناخوش آدمیون کا طرف اللہ کی روز قیامت کو اور
بہت سخت عذاب مین پادشاہ ظالم ہوگا اور فرمایا اِنَّ السُّلْطَانَ
ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَاْوِیْ اِلَیْہِ کُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِہٖ فَاِذَا عَدَلَ
کَانَ لَہُ الْاَجْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الشُّکْرُ وَاِذَا جَارَ کَانَ عَلَیْہِ الْاِصْرُ
وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الصَّبْرُ روایت کیا اسکو بیہقی نے ابن عمر سے یعنی پادشاہ
سایہ خدا کا ہی زمین مین آتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم خدا کی بندون
سے پھر اگر عدل کیا تو اوسکو ثواب ہوگا اور رعیت پر اوسکا شکر
واجب ہوگا اور اگر ظلم کیا تو اوسپر عذاب ہوگا اور رعیت پر صبر واجب
ہوگا **فصل** قاضی پر حکم کرنا ساتھ حق کی فرض ہی اور حکم خلاف
شرع قریب کفر اور ظلم اور فسق کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ
لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ فَاُولٰئِکَ ہُمُ
الظّٰلِمُوْنَ فَاُولٰئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جو کوئی حکم نکرے موافق

اوسکی جو اوتارا اللہ نی وہ کافرون سی ہی اور ایک جگہہ فرمایا کہ وہ ظالمون
سی ہی اور ایک جگہہ فرمایا وہ فاسقون سی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ
فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ
فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ
روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ نی بریدہ سی یعنی قاضی تین قسم
کی ہین ایک وہ کہ عالم ہو ساتھہ حق کی اور حکم کری ساتھہ حق کی بہشت
مین ہوگا دوسرا وہ کہ عالم ہو اور حکم نکری ساتھہ حق کی سو وہ دوزخ
مین ہوگا اور تیسرا وہ حکم کری لوگون پر جہالت کی ساتھہ یعنی بغیر علم
کی حکم کری سو وہ دوزخ مین ہی اور ابوداود نی ابی ہریرہ سی روایت
کی کہ جو کہ قاضی ہوا اور عدل اوسکا ظلم پر غالب ہوا تو اوسکو بہشت ہی
اور جو کہ غالب ہو ظلم اوسکا عدل پر وہ دوزخ مین ہوگا فصل حق
مین عورت کی کہ خاوند پر ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ
عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی عورتون کا خاوندون پر حق ہی جیسا کہ عورتون
پر حق مردون کا ہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اِنَّ
مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ روایت
کیا اسکو ترمذی نی عائشہؓ سی اور روایت کیا ترمذی نی ابی ہریرہ سی

ھا حق عورت کی خاوند پر ہی

ناتمام اسکی یعنی بڑا کامل مومنون کا ایمان مین وہ شخص ہی کہ بہت
اچھا ہی ازروی خلق کی اور بہت مہربان ہی اپنی اہل پر اور فرمایا
خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي روایت کیا اسکو ترمذی
نی عائشہؓ سی یعنی بہتر تمہارا وہ شخص ہی کہ بہتر ہی واسطی اہل اپنی کی اور
مین بہتر تمہارا ہون واسطی اہل اپنے کی اور معاویہ قشیری
نے حضرت سے پوچھا کہ حق عورتون کا خاوند پر کیا ہے
فرمایا کہ کھلا اوسکو جو کھاتا ہے اور پہنا اوسکو جو تو پہنتا ہی
اور مت مار منھہ پر اوسکی اور بد مت کہہ اوسکو اور اکیلا چھوڑ کر اوسکو
نجا مگر گھر مین رہ **ف** یعنی اگر ناخوش ہو تو جوروسی تو اوسکی پاس
نہ سو مگر گھر ہی مین رہ اوسکو اکیلا چھوڑ کر اور گھر مین نہ سو کذا
فی الطیبی روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور فرمایا
حضرت نی ایک دن کہ آج کی رات بہت عورتین میری پاس آئین
اور اپنی خاوندون کی شکایت کرتی تہین وہ مرد اچھی نہین ہین
روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ایاس بن عبداللہ
سی **فصل** بیچ حق شفقت کی فرزندون کی فرمایا رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ روایت کیا اسکو مسلم نی انسؓ سی

فصل شفقت کی اولاد پر

یعنی جو کوئی کہ پرورش کری دو لڑکیون کو تاکہ بالغ ہون آویگا قیامت
کی روز دران حالیکہ مین اور وہ اسطرح ہونگی اور دونون انگلیان اپنے
آپس مین ملائین **ف** یعنی وہ شخص میری ساتھہ ہوگا جیسی یہ دونون
انگلیان ایک پاس ہین اور صحیحین مین عائشہؓ سی مروی ہی کہ ایک عورت
میری پاس آئی اور ساتہہ اوسکی دو لڑکیان تہین مجہسی سوال کیا اوسوقت
میری پاس فقط ایک خرما تہا وہ مین نی دیا پہر اونہنی وہ خرما آدہا آدہا دونون
لڑکیون کو دیا اور اپنی کچہ نہ کہایا اور چلی گئی پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائی مین نی وہ قصہ اونسی بیان کیا آپنی فرمایا
مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ
یعنی جو کہ آزمایا جاوی لڑکیون سی ساتہہ کسی چیز کی یعنی کوئی لڑکیان
رکہتا ہوا اور اونکی ساتہہ بہلائی کری ہونگی وہ پردہ واسطی اوسکی آتش
دوزخ سی اور یہ بہی صحیحین مین حضرت عائشہؓ سی مروی ہی کہ ایک گنوار
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آیا اور کہا کہ تم لڑکونکو چومتی
ہو یعنی پیار سی اور ہم نہین چومتی ہین کہا حضرت نی اوسکو اَوَ أَمْلِكُ لَكَ
اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ یعنی اگر اللہ تعالی نی تیری دل سی رحمت
اور شفقت دور کی ہی تو مین کیا کرون **فصل** حق مین مملوکون کی
مالک پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِخْوَانُكُمْ

جَعَلَہُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْہِ فَلْیُطْعِمْہُ
مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُکَلِّفُہُ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہُ فَاِنْ
کَلَّفَہُ مَا یَغْلِبُہُ فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ذر
سی یعنی بہائی تمہاری ہین کر دیا ہی اسد تعالی نی اونکو تمہارا زیردست
سو جس کسی بہائی کو اسد تعالی زیردست اوسکا کری تو چاہیے کہ کہلاوی
اوسکو جو آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو جو آپ پہنی اور تکلیف نہ دی اوسکو
اوس کام کی جو اوسپر مشکل ہو اور اگر کسی کام مشکل کو حکم کری تو آپ بہی
اوسمین مدد کری اور فرمایا حضرت نی اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُہُ طَعَامَہُ
ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّہُ وَدُخَانَہُ فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہُ فَلْیَاْکُلْ فَاِنْ کَانَ
الطَّعَامُ مَشْفُوْھًا قَلِیْلًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ مِنْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ روایت کیا
اسکو مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی جب تیار کری واسطی ایک کے تم مین سی خادم
اوسکا کوئی کہانا پہر لاوی اوس کہانی کو اور بیشک گرمی آگ اور دہوان
اوٹہایا ہی تو چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو ساتہ اپنی تا کہ کہاوی اور اگر کہانا
تہوڑا ہو اور کہانیوالی بہت ہون چاہیی کہ رکہی اوسکی ہاتہ مین ایک
نوالہ یا دو نوالی اور فرمایا حضرت نی مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَہُ وَھُوَ بَرِیٌّ مِمَّا
قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی
یعنی جو کوئی تہمت زنا کی لگاوی مملوک کو اور وہ اوس سی پاک ہو تو اسد تعالی

روز قیامت حد تہمت زنا کی ماریگا یعنی مالک کو اور فرمایا حضرت نے من
ضرب غلاماً له حداً لم یأته او لطمه فان کفارته ان یعتقه
روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عمر سے یعنی جو کوئی مارے غلام اپنے کو حد او
اوسکے لائق حد مارنیکی گناہ نہین کیا یا اوسکو طمانچہ مارے تو کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ او
آزاد کرے اور مسلم نے ابی مسعود سے روایت کی ہے کہ مین اپنے غلام کو مارتا
تہا تو پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابا مسعود اللہ تعالی تجہہ پر قادر زیادہ
ہے اوس سے کہ تو اس غلام پر قادر ہے پہر جو پیچھے دیکھا مین نے تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تھے کہا مین نے یا رسول اللہ اسکو واسطے خدا کے
آزاد کیا مین نے فرمایا اگر ایسا نکرتا تو آگ تجھکو پہنچتی آخر کلام حضرت
کا کہ اونکی مرض موت مین تہا کہ الصلوة وما ملکت ایمانکم روایت
کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ام سلمہ سے اور احمد اور ابو داود نے
علی سے مانند اسکی یعنی محافظت کرو نماز پر اور مملوکون کی حقوق پر اور
فرمایا حضرت نے ثلث من کن فیه یسر الله حتفه
وادخله جنته رفق بالضعیف وشفقة بالوالدین
واحسان الی المملوک روایت کیا اسکو ترمذی
نے جابر سے یعنی تین صفتین ہین جو شخص کہ اوسمین وے
ہون اللہ تعالی موت اوسکی آسان کرے اور داخل کرے اوسکو اپنی جنت مین

مہربانی کرنی ضعیفون پر اور شفقت کرنی مان باپ پر اور نیکی کرنی ہی
مملوکون کی ایک مردنی حضرت سی پوچہا کہ یا رسول اللہ کی بار خادم
سی قصور معاف کرون مین آپنی دو بار جواب ندیا تیسری بار فرمایا
کہ ہر روز ستر بار معاف کرو روایت کیا اسکو ترمذی نی عبد اللہ بن عمر
سی اور ابو داؤد نی ابن عمر سی اور فرمایا حضرت نی آگاہ ہو خبر دیتا ہون
مین تمکو ساتہہ بدترین تمہاری کی بہت برا تمہارا وہ ہی کہ کہاتا ہی
اکیلا اور مارتا ہی اپنی مملوک کو اور نہین دیتا ہی اپنی رفد یعنی مددگاری
روایت کیا اسکو رزین نی ابی ہریرہ سی معنی رفد کی اعانت اور مددگاری
کی ہین قریش مین رسم تہی کہ جو کوئی موافق طاقت اپنی کی مال لاتا
پہر مال بہت جمع ہوتا پہر اوس سی غلہ اور کشمش خریدتی اور موسم حج مین
لوگون کو کہلاتی اور شربت پلاتی سو رفد مراد اوس مال سی ہی کہ شہر وا
جمع کرتی واسطی آنی جانی والون کی اور واسطی مسکینون کی رکہتی
تہی فصل مملوک جانور ہون اونپر بہی احسان کرنا ضرور ہی رسول
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایک اونٹ دبلا دیکہا فرمایا اِتَّقُوا اللّٰہَ
فِی ہٰذِہِ الْبَہَائِمِ الْمُعْجَمَۃِ فَارْکَبُوْہَا صَالِحَۃً وَاتْرُکُوْہَا صَالِحَۃً
روایت کیا اسکو ابو داؤد نی سہل بن حنظلہ سی یعنی ڈرو تم خدا سی بیچ
حق ان جانورون بی زبان کی سواری کرو اونپر ساتہہ خوبی کی اور

ف

چہوٹ دو اونکو ساتہہ خوبی کی ف یعنی جیسی باخوبی اونپر سوارے
لیتی ہو ایسی ہی اونکی کہلانی پلانی مین قصور نکرو قسم پانچوان
حقوق العباد سی حق ہمسایہ اور مصحبت اور ہم سفر کا ہی اکثری کو
مظہر قرب اللہ تعالی کی ہین فرمایا اللہ تعالی نی وَاعْبُدُوا اللّٰہَ
وَلَا تُشْرِکُوا بِہٖ شَیْئًا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی
وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ
وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی عبادت کرو خدا کی اور شریک
مت کرو عبادت مین اوسکی کسی چیز کو اور نیکی کرو ساتہہ ماں باپ کی
نیکی کرنی اور ساتہہ قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور پڑوسیونکی
کہ نزدیک ہو ہمسایگی اوسکی یعنی گہر ساتہہ گہر کی متصل ہو یا وہ کہ ہمسایہ
ہو اور قرابت نسب مین یا دین مین رکہتا ہو اور جو ہمسایہ ایسا نہو
اوسکی ساتہہ ہی اور ساتہہ یار ہم صحبت کی ابن عباس اور مجاہد اور عکرمہ
نی کہا کہ صاحب بالجنب ہم سفر ہی اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما
نی کہا کہ مراد اوس سی بی بی ہی اور ساتہہ مسافر کی بعضی کہتی ہین کہ
ابن سبیل سی مراد مہمان ہی اور اپنی مملوک کی ساتہہ یعنی احسان
کرو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَلْجِیْرَانُ ثَلٰثَۃٌ فَجَارٌ
لَہٗ ثَلٰثَۃُ حُقُوْقٍ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْقَرَابَۃِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ وَجَارٌ

لہ حقان حق الجوار وحق الاسلام وجار لہ حق واحد وھو
المشرک من اھل الکتاب روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حلیہ مین اور
حسن بن سفیان اور بزازی نی اپنی مسندون مین جابر سی یعنی
پڑوسی تین قسم کی ہین ایک پڑوسی ہی اوسکی تین حق ہین حق
پڑوس کا اور حق قرابت کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی ہی
اوسکی دو حق ہین حق پڑوس کا اور حق اسلام کا اور ایک پڑوسی کا
ایک حق ہی پڑوس کا کہ وہ مشرک ہو وہی اہل کتاب سی یعنی یہودی
یا نصرانی اور ابن عدی نی عبد اللہ بن عمر سی یون ہی روایت کی ہی
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کم من جار یتعلق
بجارہ یقول یارب سال ھذا اغلق عنی بابہ ومنعنی
فضلہ روایت کیا اسکو اصفہانی نی ابن عمر سی یعنی کتنی ہمسایہ
ہین پکڑینگی اپنی پڑوسی کو دن قیامت کی اور کہین گی ہی دیگا
میری پوچھ تو اس سی کیون بند کیا اسنی اپنا دروازہ مجھ سی اور دیا
اپنا بچا ہوا کھانا اور بخاری نی ابن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو واسطی ہمسایہ کی وصیت
کرتی یہان تک کہ گمان کیا مین نی کہ قریب ہی کہ اللہ تعالی اوسکو
وارث کری اور مسلم نی ابی ذر سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ

وسلم نے فرمایا کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا زیادہ کر اور ہمسایوں کی
ضیافت کر عائشہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے
ہین کسکو اونمین سے ہدیہ بھیجون فرمایا جو کہ بہت نزدیک ہو دروازہ
اوسکا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَن کَانَ یُؤمِنُ
بِاللهِ وَالیَومِ الاٰخِرِ فَلیُحسِن اِلیٰ جَارِہٖ وَمَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللهِ وَالیَومِ الاٰخِرِ فَلیُکرِم
ضَیفَہٗ وَمَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللهِ وَالیَومِ الاٰخِرِ فَلیَقُل خَیرًا اَو لِیَصمُت روایت کیا اسکو
نے اور بخاری وسلم نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی ہے یعنی جو کہ ساتھ
خدا اور روز قیامت کے ایمان رکھتا ہو سو چاہیے کہ ساتھ پڑوسی
اپنے کے نیکی کرے اور مہمان کی عزت کرے اور جو اچھی بات ہو کہے
یا چپ رہے بیفائدہ نہ بولے جان کہ نیکبخت کرے تجکو اللہ تعالی
کہ جو پڑوسی کہ دروازہ اوسکا جدا ہوتا ہے اوسکا حق ایسا ثابت
ہوا تو ہم صحبت اور ہم سفر کا بطریق اولی حق واجب ہے چنانچہ بسبب
ہم صحبتی کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کی کسقدر
تعریفین فرمائی ہین اور واسطے محبت اور تعظیم اونکی کے مبالغہ
کیا لیکن واجب ہے کہ ہم نشینی اور دوستی ساتھ نیکو نکے کرے اور
ساتھ کافرون اور فاسقون کے نہ کرے فرمایا حضرت نے مَثَلُ الجَلِیسِ
الصَّالِحِ وَالسُّوءِ کَحَامِلِ المِسکِ وَنَافِخِ الکِیرِ فَحَامِلُ المِسکِ اِمَّا

اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نی اور ایک روایت مین انکی ہی يُحْرِقُ بَيْتَكَ اَوْ ثَوْبَكَ اَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً یعنی حال ہمنشین نیک اور ہمنشین بدکا ایسا ہی کہ ہمنشین نیک مانند مشک فروش کی ہی یا تجکو دیگا یا تو اوس سی خریدیگا اور نہین تو تجکو اوس سی خوشبو پونہچی گی اور ہمنشین بد مانند دہونکنے والی بہٹی لوہار کی ہی کہ گہر تیرا یا کپڑی تیری جلادیگا اور نہین تو بدبو اوس سی تجکو پونہچی گی اور یون ہی حاکم اور ابوداؤد نی انس سی اور انہون نی حضرت سی روایت کی ہی کہ ہمسایہ نیک مانند عطر فروش کی ہی اگر عطر تجکو ندیگا تو خوشبو تو تجکو پونہچی گی اور امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نی ابی سعید خدری سی روایت کی ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ہم نشینی مت کر مگر ساتہ مسلمان کامل الایمان کی اور چاہیی کہ کہانا تیرا نہ کہاوی مگر پرہیزگار اور بغوی نی ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ آدمی اپنی دوست کی دین ومذہب پر ہوتا ہی سو دیکہہ تو کہ کسکی ساتہہ دوستی رکہتا ہو

یون ہی بخاری و مسلم مین ابن مسعودؓ سی مروی ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی آخرت مین اوسکی ساتھہ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی سب دوست دن قیامت کی آپسمین دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ ف یعنی یہ ایک دوسریکی دوست اور خیرخواہ رہینگی اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ لوگ روز قیامت کی دوستی کرنی پر ساتہ بری آدمیون کی افسوس کرینگی اور کہینگی یَا وَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا یعنی ای ہلاکی میری کاش نہ پکڑتا مین فلانی شخصکو دوست مولوی روم کہتی ہین س

دور شو از اختلاط یار بد

یار بد بدتر بود از مار بد	مار بد تنہا ہمی بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایمان زند
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند	نار خندان باغ را خندان کند
صحبت نیکان ترا زنیکان کند		

صحیحین مین ابی ہریرہؓ سی مروی ہی ایک حدیث طویل مین رسول کریمؐ سی حق مین جماعت ذاکرین کی کہ جو اللہ تعالی اونپر رحمت کرتا ہی اور بخشتا ہی تمام ہمنشینون اونکی کو تو ایک فرشتہ فرشتونمین کہتا ہی ای پروردگار ایک مرد ہی گنہگار اونمین سی نہین ہی کسی کام کو آکر پاس اونکی بیٹھا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اوسکو بہی مین نی بخشا وہ ایسی لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا بی نصیب

نہین ہوتا ہی اور اسیواسطی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمنشین بد اور ہمسایہ بد سی ساتھ خدا کی پناہ چاہی ہی طبرانی نی عقبہ
بن عامر سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا
مین کہتی تہی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ
وَمِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ
یعنی الٰہی پناہ ڈہونڈہتا ہون مین ساتھ تیری بُری دن سی اور بُری
ساعت سی اور بُری رات سی یعنی اوس دن اور اوس ساعت اور
اوس رات سی کہ اوسمین برائی واقع ہو اور ہمنشین بُرے سے اور ہمسا
بُرے سی یعنی ہمنشین اور ہمسایہ سی کہ مصدر برائی کا ہو اور ہمسایہ کہ خانہ
اقامت مین ہمسایہ ہو اور واسطے بچاؤ ہمسایہ بد کی رسول کریم نی
بیع کرنے مین زمین کی حق شفعہ واجب کیا ہی فائدہ سو اہل شفعہ کو
چاہیے کہ اگر خریدار نیک مرد ہی تو طلب شفعہ نکری اور جو بُرا ہو
تو خرید لی اوسکی سی راضی نہو چہٹا قسم حقوق العباد سی حق عامہ
مومنین کا ہی خاص کر اونمین سی حق اسکا ہی کہ عاجز و ضعیف
اور یتیم اور مسکین یا بیمار یا بیوہ ہو اور حق مسافر اور مہمان کا کہ آوے
فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ اور فرمایا اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ

حق عامہ مومنین

وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ یعنی نیک کام کرنیوالا وہی جو دیوی مال
اوپر دوستی خدا کی قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
اور سائلون کو اور بیچ آزاد کرنی غلامون کی اور فرمایا اللہ تعالی نی
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنی یتیم پر قہر مت کر اور سائل
کو مت جھڑک اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ
فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی
نی سہل بن سعد سی یعنی مین اور بوجھ اوٹھانیوالا یتیم کا جنت مین ساتھ
ہونگی اور اشارہ کیا اپنی دو انگلیون سی یعنی دو انگلیاں ملا کر اور فرمایا مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ
وَضِيَافَتُهٗ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ روایت کیا
اسکو بخاری و مسلم نی ابی شریح الکعبی سی یعنی جو کہ ایمان رکھتا ہو خدا
اور روز قیامت پر تو چاہیی کہ بزرگی کری اپنی مہمان کی ایک
رات دن اوسکی مہمانی مین چاہیی تکلف کری اور مہمانی تین دن
تک ہی اور بعد اوسکی صدقہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلَى الْفَرَسِ روایت کیا اسکو ابو داؤد
نی امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سی اور احمد نی امام حسین سی یعنی
سائل کا حق ہوتا ہی اگرچہ گھوڑی پر چڑھ کر آیا ہو یعنی اگرچہ غنی ہو

حالانکہ سوال کرنا نبی کو حرام ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ وَ
یُجِیْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَهُ
اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهُ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نے علی سے اور نسائی نے ابی ہریرہ سے مانند اوسکی یعنی
مسلمان کی مسلمان پر چھہ حق ہین سلام کری اوسکو جب ملاقات کری
اور جواب دی جو بلاوی یا قبول دعوت اوسکی کری اور یرحمک اللہ
کہی جو چھینک کر الحمد للہ کہی اور پوچھا کری جو بیمار ہوا اور اوسکی جنازی کی
ساتھ جاوی جو مرجاوی اور دوست رکھی واسطی اوسکی جو کچھہ دوست رکھی
واسطی اپنی جان کی اور اصفہانی نی علی سی اور اونہون نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی روایت کی کہ فرمایا آپ نی بیشک اگر ایک تمہارا چھوڑ دے
یرحمک اللہ کہنا واسطی بھائی اپنی کی جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہی
تو مطالبہ کریگا وہ روز قیامت کی اور یون ہی ابونعیم نی سعید بن
جبیر سی روایت کی اور مسلم نی ابی موسی سی روایت کی کہ اگر کوئی
بعد چھینکنی کی الحمد للہ کہی تو واسطی اوسکی یرحمک اللہ کہین اور جو
نہ کہی تو نہ کہین اور بخاری و مسلم نی ابی سعید خدری سی روایت کی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو راہون پر بیٹھنی سی

کہا صحابہ نی یا رسول اللہ ہم راہون پر بیٹھنی سی چارہ نہین رکھتی فرمایا
کہ تو راہ کا حق ادا کرو کہا اونہون نی کہ حق راہ کا کیا ہی فرمایا کہ آنکھ بند
کر لینا حرام سی اور ایذا نہ پونچانا اور سلام کا جواب دینا اور حکم کرنا ساتھ
شروع کی اور منع کرنا نا شروع سی ف یعنی اچھی باتون کا لوگون کو
حکم کرنا اور بری باتون سی منع کرنا اور ابو داؤد نی عمرؓ سی اس قصہ مین
زیادہ کیا اور فریاد رسی کرو رنج رسیدہ کی اور راہ بتاؤ راہ بھولی ہوئی کو
فرمایا اللہ تعالی نی وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا یعنی جب کوئی سلام کری تمکو تو جواب دو مانند
اوسکی یا بہتر اوس سی یعنی جواب مین السلام علیکم کی کہو وعلیکم السلام
یا ملاؤ اوسمین ورحمۃ اللہ یا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلم نی ابی ہریرہؓ سی
روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی داخل بہشت
مین نہوگی یہان تک کہ ایمان لاؤ اور ایمان کامل نہوگا یہان تک
کہ آپس مین دوستی کرو پھر فرمایا کہ خبر دون مین تمکو اوس چیز کی جس سے
آپس مین تم دوست ہو اَفْشُوا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ یعنی بہت کرو آپسمین
سلام اور بیہقی نی ابن مسعودؓ سی اور اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سی روایت کی کہ جو کوئی پہلی سلام کرتا ہی پاک ہوتا ہی تکبر سی
کسی نی حضرت سی پوچھا کہ اسلام کی عادتون سی کون عادت بہتر ہی

فرمایا کہ ملا تو کہانا اور کر تو سلام ہر کسیکو خواہ پہچانی تو اوسکو یا نہ پہچانی
تو آیت کریمہ اذا حییتم اگرچہ حق مین سلام کی نازل ہوی لیکن ساتھ
عموم لفظ کی دلالت رکھتی ہی اس بات پر بھی کہ کوئی مسلمان ساتھ
کسی مسلمان کی جو کچھ نیکی کری جیسے بھیجنا تحفہ یا ذکر خیر یا اشارہ سلام
کا ساتھ ہاتھ کی پہر یا تواضع کرنا یا کھڑی ہونا یا مصافحہ یا معانقہ کرنا یا
مانند انکی کہ دلیل اظہار محبت کی ہووی طرف ثانی کو چاہیئی کہ بدلہ اوسکا
مانند اوسکی کری یا بہتر اوس سی کری کلمہ ان اللہ علی کل شیء حسیبا
اس پر دلالت رکہتا ہی یعنی اللہ تعالی ہر چیز پر حساب کرنیوالا ہی احمد
اور ترمذی نی ابی امامہ سی روایت کی کہ حضرت نی فرمایا پورا سلام تمہارا
مصافحہ ہی یعنی سلام کی بعد مصافحہ بھی کر لیا کرو تا کہ پورا ثواب سلام
کا پاؤ اور فرمایا حضرت نی آپس مین مصافحہ کرو کینہ دور ہو اور آپس مین
تحفہ بھیجو محبت زیادہ ہو اور کینہ جاتا رہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی کہ اگر دو مسلمان آپس مین مصافحہ کرین تو کوئی گناہ باقی
نرہی سب گر پڑین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ابوذر کو بغل مین
لیکر فرمایا کہ یہ کام بہت اچھا ہی روایت کیا اسکو ابو داؤد نی یہ روایت
بعینہ ساتھ ان الفاظ کی جو اصل نسخہ حقیقۃ الاسلام مین ہی ہر چند
اسکو ابو داؤد اور جامع الوصول اور مشکوۃ شریف مین دیکھا گیا

نگیر حدیث نہین ملی بلکہ یہ روایت ابو ذر کی اسطرح کتب مذکورہ مین آیوب
بن بشیر سی مروی ہی کہ نقل کی اونہون نی ایک شخص سی کہ وہ بنو عنزہ
سی تہا کہا اوسنی کہ کہا مین نی ابو ذر سی کہ کیا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جسوقت کہ ملتی تم اوسنی کہا ابو ذر نی نہین ملاقات
کی مینی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپنی مجہ سی اور بہیجا میری پاس ایکدن
یعنی شخصکو بلانے کی لیے اور نہ تہا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین تو خبر
دیا گیا مین پس آیا حضرت صلعم کی پاس آ وہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی تخت پر
پس گلی سی لگایا مجہکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب
راحت اور برکت کی نقل کی ابو داؤد نی واللہ اعلم بالصواب اور آنحضرت
نی فرمایا لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ
هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَءُ بِالسَّلَامِ روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابو ایوب انصاری سے یعنی حلال نہین ہی
کسی مرد کو کہ ترک کری ملاقات بہائی اپنی کی تین دنسی زیادہ ملاقات
کرین دونون پہر منہہ پہیرین ایک دوسریسی بہتر انہین سی وہ ہی جو
سبقت کری سلام کرنی مین اور ابو داؤد نی حضرت عائشہ سی اور انہون
نی حضرت سی روایت کی کہ فرمایا کہ مسلمانکو جائز نہین ہی کہ زیادہ تین
دن سی چہوڑ دی بہائی کو پہر جب ایک نی دوسریسی ملاقات کی

اور سلام کیا تین بار اور اوسنی جواب نہین دیا تو گناہ دونون کا اوسی
اوپر لیا اور احمد اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ آنحضرتؐ
نی فرمایا کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ بہائی مسلمان اپنی کو زیادہ تین
دن سی چہوڑدی اگر زیادہ تین دن سی ترک کریگا مریگا دوزخ مین
داخل ہوگا اور ابو داؤد نی ابی ہریرہ سی اور روایت مین بعد مضمون
مذکور کی نقل کیا جو تین روز گذرین تو چاہی کہ ایک دوسری سی ملی اور
سلام کری اوسنی جواب دیا تو دونون ثواب مین داخل ہوئی اور جو
جواب ندیا تو گناہ اوسپر باقی رہا اور اوسنی گناہ سی جدائی کی اور باہر ہوا
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ
فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا
تَنَافَسُوْا روایت ہی ابی ہریرہ سی یعنی دور رہو بدگمانی سی کہ بدگمانی
بڑی جہوٹی بات ہی یعنی اگر کوئی کسیکا عیب بیان کری تو نہ سنو
اور جاسوسی نکرو یعنی بیچ عیبون آدمیون کی کوشش کرکی دریافت
کرنا اور آپس مین حسد نکرو کہ غیر کی بہتری دیکہہ کر ناخوش نہو اور آپس مین
بغض اور عداوت نکرو اور آپس مین ساتہ ایک دوسری کی پشت پہیر کر
روگردانی نکرو اور رہو بندی خدا کی آپس مین بہائی اور ایک روایت مین

آیاہی وَلَا تَنَافَسُوا یعنی ہر کوئی اچھی چیز اپنی طرف نہ کھینچے کہ دوسرےکی
اس مین شراکت پہنچاہی اور فرمایا اون علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
کہ دروازی بہشت کی دوشنبے اور پنجشنبے کو کھلتی ہین اور اللہ تعالیٰ
ہر مسلمان کو بخشدیتاہی مگر اون دو شخصون کو جو آپس مین عداوت
رکھتی ہون اور کہتاہی چھوڑ دو انکو یہانتک کہ آپس مین ملاپ
کرین روایت کیا اسکو مسلم نے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہی کہ فرمایا
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ روز قیامت کی ایک مرد ایک
مرد کو پکڑیگا وہ کہیگا کہ تو مجھسے کیا کام رکھتاہی مین تجھکو نہین
پہچانتاہون وہ کہیگا کہ تو مجھکو برا کام کرتے دیکھتا تھا یعنی مین
برائی کرتا تھا اور تو دیکھتا تھا اور مجھکو منع نہین کرتا تھا یعنی منع کرنا
خلاف شرع کامون سے فرض ہی اور جو جانے کہ وہ سنیگا تو نہین تو بھی
اور فرمایا حضرت نے لَا یَرْحَمُ اللہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ روایت کیا
اسکو بخاری و مسلم نے جریر بن عبداللہ سے یعنی رحم نہین کرتاہی خدا
اوسپر جو نہین رحم کرتاہی لوگونپر اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ
اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ روایت کیا اسکو ابوداؤد
اور ترمذی نے عبداللہ بن عمرؓ سے یعنی رحم کرنیوالونکو رحم کرتاہی رحمن
رحم کرو زمین والون پر رحم کریگا تمپر اللہ تعالیٰ کہ حکم اوسکا جاری

آسمان ہین اور رحم کرین فرشتے آسمان کی اور فرمایا مَن لَمْ يَرْحَمْ
صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا روایت کیا اسکو بخاری نی آداب
مین اور ابو داود نی ابن عمر سی یعنی جسنی نہ رحم کیا ہماری چھوٹی پر
اور نہ پہچانا حق ہماری بڑیکا سو وہ ہم مین سی نہین ہی اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی نہین ہی جھوٹھہ بولنی والا وہ
جو ملاپ کرا وی لوگون مین اور کہے نیک بات اور پونچاوی پیغام
نیک اس حدیث کو بخاری و مسلم نی ام کلثوم بنت عقبہ سی روایت
کی ہی اور احمد اور ترمذی نی اسماء بنت یزید سی روایت کی کہ فرمایا
حضرت نی حلال نہین ہی جھوٹھہ بولنا مگر تین جگہہ جھوٹھہ بولنا بی بی
اپنی سی اوسکی راضی کرنیکو اور جھوٹھہ بولنا جنگ کفار مین یعنی
اوسطرح سی کہ عہد شکنی نہو اور جھوٹھہ بولنا واسطی صلح کی لوگونمین
اور فرمایا حضرت نی اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ
وَالصَّلوٰةِ یعنی حضرت نی صحابہ کو فرمایا کہ خبر دون مین تمکو اوس چیز
کی کہ افضل ہو درجی مین روزی اور صدقی اور نماز سی عرض کی
صحابہ نی کہ ہان خبر دیجیئی یا رسول اللہ فرمایا اَلَا صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ
وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ یعنی ملاپ کرانا لوگون مین افضل
ہی روزی اور صدقی اور نماز سی اور فساد کرنا لوگون مین حالقہ ہی

یعنی تراشنی والا اور دور کرنیوالا دین کا روایت کیا اسکو ابوداود
اور ترمذی نی ابی الدرداء سی اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور فرمایا حضرت
نی دَبَّ اِلَیۡکُمۡ دَاءُ الۡاُمَمِ قَبۡلَکُمُ الۡحَسَدُ وَالۡبَغۡضَاءُ هِيَ الۡحَالِقَةُ
لَا اَقُوۡلُ تَحۡلِقُ الشَّعۡرَ لٰکِنۡ تَحۡلِقُ الدِّیۡنَ روایت کیا اسکو احمد اور
ترمذی نی زبیرؓ سی یعنی آئے طرف تمہاری ایک بیماری جو اگلی امتون
مین تھی آپس مین حسد اور بغض کرنا یہ صفت حالقہ ہی یعنی
تراشنی والی نہین کہتا ہون کہ بالونکو تراشتی ہی بلکہ دین کو تراشتی
ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بچو حسد سی بیشک
حسد کہاتا ہی نیکیونکو جیسی کہاتی ہی آگ لکڑی کو روایت کیا
اسکو ابوداود نی ابی ہریرہ سی اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی
اِیَّاکُمۡ وَسُوۡءَ ذَاتِ الۡبَیۡنِ فَاِنَّهَا الۡحَالِقَةُ روایت کیا اسکو ترمذی
نی ابی ہریرہ سی یعنی بچو بدی سی درمیان لوگون کی کہ یہ صفت
تراشنی والی ہی دین کو اور فرمایا حضرت نی مَنۡ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ
مَنۡ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیۡهِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ترمذی
نی ابی صرمہ سی یعنی جو کوئی ضرر پونہچاتا ہی اور کو ضرر پونہچاتا
ہی اللہ اوسکو اور جو کوئی مشقت مین ڈالتا ہی اور کو مشقت
مین ڈالتا ہی اللہ اوسکو اور ترمذی نی ابی بکر صدیقؓ سی

روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ ملعون ہی
وہ شخص جو مومنونکو ضرر پونہچاتا ہی یا فریب کرتا ہی ساتہ انکی
اور ابوداؤد نے سعید بن زید سی اور وہ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ فرمایا بدترین ربا زبان درازی
کرنا ہی بیچ آبرو کسی مسلمان کی ناحق اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْهِ فَلَمْ یَعْذِرْهُ وَلَمْ یَقْبَلْ
عُذْرَهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ خَطِیْئَةِ صَاحِبِ مَکْسٍ روایت کیا اسکو
بیہقی نے جابر سی یعنی جو کوئی عذر چاہی طرف بہائی اپنی کی اور وہ
عذر قبول نکری ہوگا گناہ اوسپر مانند گناہ صاحب اجارہ کی صاحب
مکس کہ وسکو کہتی ہین جو راہ مین بیٹہکر سوداگرون اور مسافرون سی
بغیر حق شرعی کی کچہ چیز مال اونکی سی لیتا ہی اور یہ بڑا گناہ ہی جان تو
نیک بخت کہ مجکو اللہ تعالی کہ حق دینی بہائی بندو نکا بہت
ہی سب حقوق سی اسواسطی کہ حق قرابت نسبتی کی واسطے
ماں باپ ہین اور بہائی بندی دینی مین واسطہ خدا اور رسول
کہ پدر باپ سب مومنون کی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ اور قرارت
مین اُبَی بن کعب کی پڑہا گیا وَهُوَ اَبٌ لَهُمْ یعنی نبی صلی اللہ علیہ

حقوق بہائی بندی دینی

وآلہ وسلم اولی ہین ساتہ تصرف کی مومنین جانون اونکی ہی اور بیبیان حضرت کی مائین ہین مومنون کی اور حضرت باپ ہین مومنون کی اور اسیواسطی اللہ تعالی نی فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی سب مومن آپس ہین بہائی ہین سو صلح کرو درمیان بہائیون اپنی کی بنا بر بہائی بندی دینی کی ملائکہ واسطے مومنون کی استغفار کرتی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیہ اور فرماتا ہی اَلْمَلٰٓئِکَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ یعنی حاملان عرش اور وہ ملائکہ جو گرد اوسکی ہین تسبیح کرتی ہین ساتہ حمد پروردگار اپنی کی اور مغفرت مانگتی ہین واسطے اون لوگون کی جو ایماندار ہین اور ملائکہ تسبیح کرتی ہین ساتہ حمد پروردگار اپنی کی اور واسطی اہل زمین کی مغفرت چاہتی ہین سوال اگر حق بہائی بندی دینی کا بہائی بندی نسبی اور اور حقوق نسبی بالاتر ہی تو پہر تونی بہائی بندی نسبی کو کیون پہلی لکہا اور اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ یعنی اقربائی نسبی بعضی ساتہ بعضی کی اولی اور بہتر ہین مومنون اور مہاجرون سی اور اسیلیے میراث قرابت نسبی مین ہی قرابت

اسلامی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَۃُ عَلَی
الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَّھِیَ ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَّصِلَۃٌ روایت کیا
اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے سلیمان بن عامر سے
یعنی صدقہ دینا مسکین کو ثواب ایک صدقے کا رکھتا ہی اور وہ
قرابتی کو دینا دو ثواب رکھتا ہی ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحم کا
جواب قرابت نسبی وغیرہ جسکا اوپر ذکر ہوا ہی اون سب مین اسلام
شرط ہی اور سب جگہ اسلام معتبر ہی معنی آیت کی وہ ہین کہ قرابت والے
جو مسلمان ہین مومنون سی اور مہاجرین جو قرابت نسبی نہین رکھتی
وہ بہتر ہین اور وارث مقدم اور مراد حدیث کی وہ ہی کہ صدقہ دینا
مسکین مسلمان اجنبی کو ایک ثواب رکھتا ہی اور ذی رحم کو دینا جو
مسکین اور مسلمان ہو دو ثواب رکھتا ہی اسلیے قرابتی اگر کافر ہون
میراث انکو نہین پہنچتی بلکہ عامہ مومنین کو پہنچتی ہی اور بیت المال
مین کہ خزانہ عامہ مومنین کا ہی داخل کیا جاوی اگر باپ بھی کافر ہو اگرچہ
نفقہ اوسکا بیٹے پر واجب ہی لیکن محبت اور دوستی اوس سی کرنا نہ چاہیے
بلکہ بیزاری کرنا چاہیے فرمایا اللہ تعالی نے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ
لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ

مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ یعنی
نہین لائق ہو تا نبی کو اور مومنون کو کہ مغفرت چاہین واسطی مشرکون کی
اگرچہ وہ ہون قرابتی بعد اسکی کہ ظاہر ہو واسطی اونکی کہ وہ دوزخی ہین
اور نتھا مغفرت چاہنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطی باپ اپنی کی مگر بسبب
وعدی کی کہ اونکی باپ نی اونسی وعدہ کیا تھا کہ مسلمان ہونگا پہر جب
ظاہر ہوا اونکو کہ یہ خدا کا دشمن ہی اوس سی بیزار ہی کی **فائدہ** حدیث
كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا نَسَبِیْ وَصِهْرِیْ حدیث
صحیح ہی ابن عساکر نی ابن عمرؓ سی روایت کی یعنی ہر قرابت نسبی اور قرابت
خسری اور دامادی کہ ہو وی وہ قیامت کی دن منقطع ہوجاویگی مگر
قرابت نسبی اور صہری سیری مراد حضرت کی یہ نہین ہی کہ قرابت
سب مومنون وغیرہ کی منقطع ہوجاویگی مگر قرابت پاک سیری بلکہ
مراد وہ ہی کہ تمام مسلمان فرزند سیری ہین نسب اور صہر مومنونکا
منقطع نہوگا نسب اور صہر کافرونکا منقطع ہوگا دلیل اس تفسیر پر وہ ہی
کہ اللہ تعالی مومنون کی حق مین فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین اور اولاد اونکی تابع اونکی
ہی ایمان مین اونکی اولاد کو بہشت مین ساتھ کرتی باپون کی بلا دخل

ہم اور عمل باپونکی سی کچہ کم نکرینگی ہم آور ہی اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا یعنی تمہاری مال اور اولاد ایسی نہین کہ قریب کردین تمکو
ہماری مگر اوس شخصکو کہ ایمان لایا اور نیک کام کیا یعنی اوسیکا
مال اور اولاد نیک موجب قرب الٰہی کا ہوتی ہی اور کافرونکی حق
مین فرمایا فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ یعنی نسب اونکی درمیان
اونکی نرہینگی روز قیامت کی فرمایا تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ منقطع
ہوجاوینگی ناتی اور رشتی ان آیتون اور حدیثون نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی سی معلوم ہوتا ہی کہ نسب مومنون مین باقی رہیگا اور
ایک دوسریکو مفید ہوگا بسبب قرابت کی اور بسبب دوستی کی ہی
اور کافرونکو کچہ فائدہ نکریگا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ یعنی قیامت کو بہاگیگا مرد اپنی بہائی سی اور اپنی مان
باپ سی اور اپنی جوروسی اور اپنی اولادسی اور دوست اوسدن
دشمن ہوجاوینگی مگر متقی لوگ غرض اس کلام سی وہ ہی کہ سب
حقون مذکورہ مین جو کوئی اسلام اور تقوی مین افضل اور زیادہ
قوی ہوگا وہی واسطی دوستی اور صلہ رحم کی اولٰی اور زیادہ حقدار ہوگا

ساتوین قسم

واللہ اعلم ساتوین قسم اور بعضے حقوق ہین وہ ہی کہ بندہ اپنی اختیار
سی اپنی اوپر لازم کرلی اور یہ اللہ تعالی کی حقوق ہین ہی ہی اور
آدمیون کی حقوق مین بھی ہی اور ہر ایک انسنی تین قسم پر ہی قسم پہلی
وہ ہی کہ سبب واجب ہونے اوسکی کا عبادت ہووی دوسرا وہ کہ سبب
واجب ہونی اوسکی کا گناہ ہووی تیسرا وہ کہ سبب واجب ہونی
اوسکی کا کوئی امر مباح ہو فصل حق اللہ تعالی کا کہ سبب واجب

فصل حق اللہ تعالی

ہونی اوسکی کا طاعت ہی وہ نذر ہی ساتھہ عبادت کی اگر نذر کر
ساتھہ عبادت مقصود کی کہ جنس اوس عبادت کی فرض ہووی جیسی
نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج وہ نذر بدون شرط کی ہو یا ساتھہ اس شرط
کی کہ موجب شکر کا ہو نعمتون دینی یا دنیوی سی چنانچہ کہی کہ جو بیمار
میرا چنگا ہوجاوی یا کوئی گیا ہوا آجاوی تو روزہ رکھون گا مین پورا
کرنا ایسی نذر کا فرض ہی بعد واجب ہونیکی یعنی بسبب پائی جانے
شرط کی بیچ صورت ثانی کی فرمایا اللہ تعالی نی وَلْيُوفُوا نُذُورَهُم
یعنی اور چاہیی کہ پوری کرین منتین اپنی اور جو کچھہ ساتھہ عبادت
غیر مقصود کی کری چنانچہ نذر کری کہ واسطی ہر نماز کی تازہ وضو
کیا کرونگا پورا کرنا اوسکا مستحب ہی واجب نہین ہی اور نذر ماننا ساتھہ
کسی گناہ کی باطل ہی چنانچہ کہی کہ جو فلانا بیمار میرا چنگا ہوجاوی تو

تو گیت گواؤن گا یا ناچ کراؤن گا فرمایا حضرت نی لا نذر فی معصیۃ
اللہ یعنی نذر کرنا ساتھہ گناہ کی جائز نہین ہی اور نذر ساتھہ کسی امر مباح
کی ہی لغو ہی اور نذر کرنا سوای خدا کی واسطی پیغمبر یا کسی ولی کی یعنی
گناہ ہی قریب شرک کی فصل بیچ حق اللہ تعالی کی کہ سبب
اوسکا امر مباح ہی مانند کفارہ قسم کی بعضی اوقات مین اور قضا
رمضان کی بعد افطار مسافر یا بیمار کی واسطی روزہ رمضان کی کہ
سبب واجب ہونی قضا کا ہی فصل بیچ حق اللہ تعالی کی کہ سبب
اوسکا معصیت ہی مانند حدود کی کہ بسبب زنا یا چوری یا شراب پینی
یا تہمت لگانی زنا کی واجب ہوتی ہین اور کفارہ کہ بسبب افطار
روزہ کی یا بسبب قتل خطا کی یا ظہار کی واجب ہوتی ہین فصل بیچ
حق العباد کی کہ سبب اوسکا طاعت ہی جیسا کہ وفا کرنا کسی کی عہد کا
کہ ضرور ہی فرمایا اللہ تعالی نی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
مَسْئُوْلًا یعنی وفا کرو عہد کو بیشک عہد پوچھا جاوی گا ساتھہ اوسکی
فرمایا حضرت نی الْعِدَةُ دَيْنٌ روایت کیا اسکو طبرانی نی علی اور
ابن مسعود سی اور روایت کیا ابن عساکر نی علی سی اور اونہون نی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی الْعِدَةُ دَيْنٌ وَيْلٌ لِمَنْ وَعَدَ ثُمَّ
اَخْلَفَ وَيْلٌ لِمَنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ وَيْلٌ لِمَنْ وَعَدَ ثُمَّ اَخْلَفَ یعنی

وعدہ خلافی قرض کا رکہتا ہی ہلاکت ہی اوسکی جو وعدہ کری پہر پورا
نکری یہ کلمہ تین بار تاکیداً فرمایا آور بخاری و مسلم مین ابی ہریرہ سی
مروی ہی کہ حضرت نی فرمایا اٰیَةُ المُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ
صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ
وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ یعنی نشانی منافق کی تین ہین
مسلم مین زیادہ لایا اور کہا اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور کہی کہ
مین مسلمان ہون ایک نشانی وہ کہ جب بات کہی جہوٹہ کہی اور
جب وعدہ کری وفا نکری آور جب اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت
کری آور عبداللہ بن عمر سی مروی ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی کہ چار چیزین ہین جسمین یہ چارون ہون وہ منافق ہی جب
اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت کری آور جب بات کہی جہوٹہ
کہی اور جب عہد کری پورا نکری آور جب لڑی جہگڑی سات
کسیکی گالی دی آور حق العباد کہ سبب اوسکا ایک امر مباح ہو وہ
وہ قرض ہی اور مانند اوسکی کہ سبب مول لینی اور بیچنی اور اجارہ
دینی اور اجارہ لینی آور عاریت لینی آور امانت لینی آور قرض لینی
آور نکاح اور مانند اوسکی کی لازم ہوتا ہی واکرنا ان حقوق کا لینی
بیچی ہوئی مال کا بعد قبض کرنی قیمت کی خریدار اور بیچنا

شرمگاہ کا خاوند کو اور سونپنا مکان کا صاحب شفعہ کو اور پورا دینا
قیمت کا اور قرض اور مہر اور اجرت کا اور پھیر دینا عاریت کا اور امانت
کا اور مانند اونکی کا فرائض سی ہی اور حقوق اللہ تعالی کی سی کہ احتمال
مغفرت کا رکھتی ہین اولی واسطی ادا کی ہین اور ضایع کرنا ان حقونکا
اور نہ ادا کرنا قرضونکا احتمال عدم مغفرت ہونی کا ہی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی یُغْفَرُ لِلشَّہِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ روایت
کیا اسکو مسلم نی عبد اللہ بن عمر سی یعنی بخشا جاویگا واسطی شہید
کی ہر ایک گناہ سوای قرض کی اور فرمایا مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ روایت
کیا اسکو بخاری ومسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی دیر کرنا مالدار کا ادای
قرض مین ظلم ہی ایک جنازہ آگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
لایا گیا پوچھا آپ نی کیا اسپر کسی کا قرض ہی کہا لوگون نی نہین
آپنی اوسپر نماز پڑہی اور ایک جنازہ آیا پوچھا کہ اسپر کسیکا قرض
ہی کہا لوگون نی ہی پوچھا کچہ مال چھوڑا ہی کہا لوگون نی ہان
تین دینار آپ نی اوسپر نماز پڑہی تیسرا جنازہ آیا پوچھا اسپر کسیکا
قرض ہی کہا لوگون نی ہان تین دینار پوچھا کچہ مال چھوڑا کہا لوگون
نی نہین فرمایا تم اسپر نماز پڑہو یعنی مین نہین پڑہتا تم پڑھو ابو قتادہ
نی کہا یا رسول اللہ اوسکا قرض مینی اپنی اوپر لیا آپ نماز اسکی پڑہین

بیان ادای قرض

اوسوقت آپنی نماز پڑہی بخاری نی مسلم بن اکوع سی روایت کی اور
بغوی نی شرح السنۃ مین ابی سعید خدری سی روایت کی کہ ایک
جنازہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پوچہا کہ اسپر قرض ہی
کہا لوگون نی ہان پوچہا حضرت نی کہ موافق ادای قرض کی مال
چہوڑا ہی کہا نہین فرمایا آپ نی کہ تم اوسکی پڑہو حضرت علیؓ نی کہا
کہ اوسکا قرض مین نی اپنی ذمی لیا اوسوقت آپنی نماز پڑہی اور
فرمایا علیؓ کو کہ اللہ تعالی تجکو بندسی رہائی دیوی جیسی تو نی اپنی
یار کو بندسی رہائی دی مسلم نی ابی قتادہ سی روایت کی کہ ایک مرد
نی کہا یا رسول اللہ اوس حال مین کہ جنگ کفار پر ہو نہ مینی کیا ہو
اور پیٹہ نہ دی ہو تو کیا اللہ تعالی گناہ میری بخشی گا فرمایا ہان مگر قرض
اسطرح جبرئیل نی مجہکو کہا اور واسطی اوای مہر کی اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً یعنی عورتونکو دو مہر اونکی خوشدلی
سی یا مال حلال سی نی شبہہ یا بنابر دیانت کی اور فرمایا اَعْطُوا الْاَجِیْرَ
اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نی ابن عمر سی
اور ابو یعلی نی ابی ہریرہ سی اور طبرانی نی جابر سی اور حاکم اور ترمذی
نی انس سی یعنی مزدور کو دو مزدوری اوسکی پہلی اسکی کہ نہ سوکہی پسینا
اوسکا اور فرمایا حضرت نی اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ

لعنتها الملائکة حتی تصبح روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ابی ہریرہ سی یعنی
جب مرد اپنی بی بی کو اپنی بچھونی پر بلاوی اور وہ انکار کری پھر مرد خفا
ہو کر سو رہی تو فرشتی صبح تک اوس عورت پر لعنت کرتی ہین فرمایا
اللہ تعالی نی ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا یعنی
اللہ تعالی حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ پہونچا دو امانتون کو اونکی مالکون کی طرف
فصل اگر کوئی ارادہ قرض ادا کرنیکا رکھتا ہوا اور اوسکو میسر نہو
اور مر جاوی تو امید ہی کہ اللہ تعالی آخرت مین قرضخواہ اوسکی کو
راضی کر دوی اور اوسکو بہشت مین لیجاوی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی من تداین بدین وفی نفسہ وفاءہ ثم مات تجاوز
اللہ عنہ وارضی غریمہ بما شاء ومن تداین بدین ولیس فی نفسہ
وفاءہ ثم مات اقتص اللہ تعالی لغریمہ منہ یوم القیمۃ روایت
کیا اسکو حاکم نی ابی امامہ سی یعنی جو کوئی معاملہ کری اور قرض اوسپر
لازم ہوا اور وہ ارادہ ادا کرنی اوسکی کا رکھتا ہو اور مر جاوی اللہ تعالی
اوسکو بخشدیگا اور قرضخواہ اوسکی کو راضی کریگا اور جو کوئی معاملہ کری
اور قرضدار ہوا اور نیت ادا کی نرکھتا ہو عوض دلاویگا اللہ تعالی قرضخواہ
اوسکی کو روز قیامت کی اور طبرانی اور حاکم نی بھی امامہ سی مانند اسکی
روایت کی ہی ساتھہ اس عبارت کی من ادان دینا وھو ینوی ان کا

يُؤَدِّيَهُ فَمَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا اٰخُذُ لِعَبْدِيْ بِحَقِّهٖ
فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَيُجْعَلُ فِيْ حَسَنَاتِ الْاٰخَرِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ
اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ الْاٰخَرِ فَيُجْعَلُ عَلَيْهِ یعنی جو کوئی مرجاوی اور ارادہ
ادای قرض کا نرکہتا ہو فرماویگا اللہ تعالی کہ مین بندی اپنی کا حق اس
سی لونگا پہر نیکیان قرضدار کی قرضخواہ کو دلائی جاوینگی اور جو نیکیان
نہونگی تو بدیان قرضخواہ کی قرضدار پر رکہی جاوینگی اور طبرانی نی
ابن عمر سی روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا
دو قسم ہین یعنی قرضدار اول وہ کہ مرجاوی اور نیت ادای قرض کی
رکہتا ہو سو مین ولی اوسکا ہون یعنی اوسکو بخشاؤنگا اور اللہ تعالی
سی قرض اوسکا ادا کراؤنگا اور دوسرا وہ کہ مرجاوی اور نیت ادای قرض کی
نرکہتا ہو پکڑا جاویگا حساب اوسکی سی اور اوسدن روپیہ اشرفی نہین ہی
اور یون ہی ابن عمر نی آنحضرتؐ سی روایت کی ہی فصل اور حقوق العباد
کہ سبب اونکا گناہ ہی جیسی مار ڈالنا آدمی کا یا کاٹ ڈالنا عضو کا
یا لی لینا مال بہ زبردستی یا چوری کرنا یا خیانت کرنا یا کسیکا [illegible]
کرنی اور گالی دینی اور مانند اسکی یا غیبت کرنی ادا کرنا ان حقون کا
ایسی کہ [illegible] مال کا اور راضی کرنا مظلوم کا ہی یا راضی کرنی مظلوم کی
[illegible] اور مغفرت [illegible] ایسی حقون کی نہین ہوتی [illegible]

فرمایا حضرت نے اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ فَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا
وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُہُ اللّٰہُ اَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ
لَا یَغْفِرُہُ اللّٰہُ فَالشِّرْکُ وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا
فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ مِنْ صَوْمٍ تَرَکَہٗ
اَوْ صَلٰوۃٍ تَرَکَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَغْفِرُ ذٰلِکَ وَیَتَجَاوَزُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا فَظُلْمُ الْعِبَادِ
بَعْضِہِمْ بَعْضًا اَلْقِصَاصُ لَا مَحَالَۃَ روایت کیا اسکو حاکم اور احمد
نے عائشہ سے یعنی اعمال نامے تین قسم کے ہین ایک وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
اسکو کچھ نہین گنتا اور دوسرا وہ ہے کہ اس سے کچھ نہ چھوڑیگا اور تیسرا
وہ ہے کہ اسکو ہرگز نہین بخشتا پھر وہ نامہ کہ اسکو ہرگز نہین بخشتا
وہ شرک ہے اور وہ نامہ کہ اسکو کچھ نہین گنتا وہ ظلم بندے کا ہے
اپنی جان پر ساتھ ترک کرنے حقوق اللہ تعالیٰ کے ترک کرنے نماز
اور روزہ اور مانند اسکی ہے سو اللہ تعالیٰ بخشتا ہے اسکو واسطے جسکے
چاہتا ہے اور بیان اسکی آگے ہے جو قصداً ترک نماز کرے اسپر یہ حدیث صحیح
مسلم مین وارد ہے بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یعنے
ملانے والی چیز درمیان بندہ اور کفر کے ترک نماز کا ہے اور جامع صغیر مین
ہے مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِہَارًا یعنی جو کوئی ترک کرے

نماز کو قصد اپس وہ کافر ہی ظاہر اور وہ نامہ کہ اوس سی کچھ نہین چھوڑتا ہے
وہ ظلم بندو نکا ہی ایک کا دوسری پر اوس مین عوض اور قصاص ہوگا
البتہ اور طبرانی اور مانند اونکی مسلمان سی اور بزار نی یون ہی کئی شخص سے
روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ جو کوئی ہو
نزدیک اوسکی مظلمہ واسطی بہائی اپنی کی چاہیئی کہ دنیا ہی مین اوس
سی بخشوالی کہ دن قیامت مین نہ اشرفی ہی نہ روپیہ جو ظالم کی
پاس نیک عمل ہوگا بقدر ظلم کی تو وہ نیک عمل اوسکا لیکر مظلوم کو
دیا جاویگا اور جو نیک عمل نہوگا تو گناہ مظلوم کی اوٹھا کر ظالم پر
رکہی جاوینگی روایت کیا اسکو بخاری نی ابی ہریرہ سی اور مسلم اور ترمذی نے
ابی ہریرہ سی روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی صحابہ سی پوچہا کہ مفلس کون ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ مفلس
وہ ہوتا ہی جو مال ومتاع نرکہتا ہو حضرت نی فرمایا کہ مفلس امت
میری ہی وہ کوئی ہوگا کہ روز قیامت مین حاضر ہوگا ساتہہ نماز و روزہ
اور زکات کی لیکن کسیکو گالی دی ہو اور کسیکو تہمت زنا کی لگائی ہو
اور کسیکا مال کہا گیا ہو اور کسیکا خون کیا ہو اور کسیکو مارا ہو پہر
بیٹہایا جاویگا اور بدلا لیا جاویگا اوس سی ہر ایک شخص نیکیان اوسکی
لی لیویگا پہر جب نیکیون اوسکی سی کچھ باقی نرہی اور تمام حقوق کہ اوسکی

ذمی پر ہووی ہوین اوانہوی ہون تو لئی جاوین گناہ مظلوموں کی
اوراوسپر رکہی جاوین پہر وہ دوزخ مین ڈالاجاوی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی مَا مِنْ رَجُلٍ يَضْرِبُ عَبْدَهُ إِلَّا قِيْدَ مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی نی عمار سی اور ابی ہریرہ
سی مانند اوسکی یعنی کوئی مرد نہووی کہ مارا ہو غلام اپنی کو مگر یہ کہ عوض
لیا جاویگا اوس سی روز قیامت کی اور اسیطرح حاکم نی سلمان اور سعد
اور ابن مسعود وغیرہم سی روایت کی اور اسیطرح طبرانی نی ابی امامہ اور
ابی ہریرہ اور انس سی روایت کی اور ہنّاد نی ابراہیم نخعی سی روایت
کی کہ کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین کی کہتی تہی کہ اگر ایک مرد نی
ایک مرد کو کہا اے کتی یا اے سور یا اے گدہی اللہ تعالی روز قیامت
کی پوچہیگا کہ تو نی دیکہا تہا کہ مین نی اوسکو کتا یا سور یا گدہا پیدا
کیا تہا فائدہ ظلم جیسی مسلمان پر حرام ہی ذمی پر بہی حرام ہی کہ عہد
ذمی کی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظلم کرنی سی ذمی
عہد شکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی ہی فرمایا حضرت
نی مَنْ قَذَفَ ذِمِّيًّا لَهُ حُدَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِسِيَاطٍ مِنْ نَارٍ روایت کیا
اسکو طبرانی نی واثلہ بن الاسقع سی یعنی جو کوئی تہمت زنا کی کریگا ذمی پر
اوسکو روز قیامت کی حد ماری جاویگی آگ کی کوڑوں سی اور فرمایا اَلَا مَنْ

ظلم معاهدا او انتقصه من حقه او کلفه فوق طاقته او اخذ منه

شیئا بغیر طیب نفسه فانا حجیجه یوم القیمة یعنی خبردار ہوجو

کوئی ظلم کریگا ذمی پر یا کم کریگا حق اوسکی ہی یا تکلیف دیگا اوسکو زیادہ

طاقت اوسکی ہی یا لی اوس سی کوئی چیز بی رضامندی اوسکی کی تو مین

جہگڑا کرونگا ساتہہ اوسکی قیامت کی دن **فائدہ** جاننا چاہی کہ کوئی

گناہ ہو سوا شرک کی جزا اوسکی ہتناہی ہی اگرچہ انتہا اوسکا کثیر او شدید

ہو سو موافق اس حدیث کی وہ ہی کہ حقوق عباد خصوصًا مظالم ہرگز

مہمل نہ چہوڑی جاوینگی بدلا اونکا ضرور ہی مظلومونکو ثواب ظالمونکی

نیکیون کا دیا جاویگا جب کوئی نیکی اونکی نہ رہیگی تب گناہ مظلومونکی

ظالمون پر رکہی جاوینگی اور اونکو دوزخ مین داخل کرینگی پہر جب بدلا برائیونکا

تمام ہوگا اگرچہ مدت طویل مین ہو اور مومن ظالم مظالم سی پاک

ہونگی اوسوقت جنت مین داخل کی جاوینگی ساتہہ سبب ایمان

کی کہ بدلا ایمان کا ہمیشہ رہنا بہشت کا ہی اسیطرح امام بیہقی نی

کہا لیکن شامت مظالم سی کبہی ہوتا ہی کہ ایمان جاتا رہتا ہی نعوذ

باللہ منہا اللہ تعالی صد ہزار مظالم سی اپنی پناہ مین رکہی **بیت**

مباش در پی آزار وہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

یعنی شریعت محمدی مین مانند مظالم کی کوئی گناہ نہین ہی **فائدہ**

اگر کسیکی ذمہ مظالم ہوا اور اوس سی توبہ کری اور ظلم کرنی سی پرہیز
کری اور واپس کرنا مظالم کا اور راضی کرنا مظلومون کا مقدور اوسکی
سی باہر ہو تو اس صورت مین امید ہی کہ اللہ تعالی مدعیون اوسکی کو
روز قیامت کی راضی کری اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
نی رجلان من امتي جثيا بين يدي رب العزة تبارك وتعالى فقال
احدهما يا رب خذ لي مظلمتي من اخي فقال الله اعط اخاك مظلمته فقال يا رب لم
يبق من حسناتي شيء فقال الله كيف تصنع بم من حسناته شيء فقال يا رب
يحمل من اوزاري وفاضت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالبكاء وقال ان ذلك يوم عظيم يوم يحتاج الناس الى ان يحمل
عنهم اوزارهم فقال الله ارفع راسك فانظر الى الجنان فرفع
راسه فقال يا رب ارى مدائن من فضة مرتفعة ومن ذهب
مكللة باللؤلؤ لاي نبي او لاي صديق او لاي شهيد هذا
فقال لمن اعطى الثمن قال رب ومن يملك ذلك قال انت
تملكه قال لم قال بعفوك عن اخيك قال رب اني قد عفوت عنه
قال الله تعالى خذ بيد اخيك فادخله الجنة ثم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتقوا الله واصلحوا ذات بينكم فان الله
يصلح بين المؤمنين يوم القيمة روایت کیا اسکو حاکم اور بیہقی اور

سعد بن منصور نے انس سے یعنی دو مرد امت میری سے دو زانو بیٹھینگے
آگے رب العزت کے پھر ایک کہیگا اے پروردگار میرے مظلمہ میرا بھائی
میرے سے لے اللہ تعالی دوسریکو فرماویگا کہ دے مظلمہ بھائی اپنے کا
وہ کہیگا اے پروردگار کوئی نیکی میرے پاس باقی نہین ہے اللہ تعالی
اوس مظلوم کو فرماویگا کیا کریگا تو نیکیون اوسکی سے کچھ باقی نہین
رہی وہ کہیگا اے پروردگار گناہ میرے مجھسے وہ اٹھالے اور اس بات
سے چشم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا
کہ وہ روز سخت روز ہوگا لوگ محتاج ہونگے اسکے کہ کوئی گناہ میرے اوٹھاوے
اللہ تعالی مظلوم کو فرماویگا کہ سر اوٹھا اور دیکھ بہشت مین پھر وہ سر
اوٹھاویگا اور کہیگا الہی شہر دیکھتا ہون مین چاندی کے اونچے اونچے
اور سونے کے بنے ہوئے جڑاؤ ساتھ موتیون کے واسطے کس نبی یا کس
صدیق یا کس شہید کے ہونگے یہ تمام شہر اللہ تعالی فرماویگا کہ جو دے
اوسکی مین جو قیمت دیوے وہ کہیگا اے پروردگار کون ہے مالک اسقدر
قیمت کا اللہ تعالی فرماویگا کہ تو مالک قیمت اسکی کا ہے کہیگا کس چیز
سے اللہ تعالی فرماویگا ساتھ معاف کرنے حق اپنے کے بھائی اپنے کو وہ
کہیگا یارب بخشا مین نے اوس سے اللہ تعالی فرماویگا کہ پکڑ ہاتھ اسکا
اور بہشت مین لیجا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو

پرہیز کرو عذاب خدا سی اور اصلاح آپس مین کرو کہ اللہ تعالی روز
قیامت کی مسلمانون مین ملاپ کراویگا یعنی واسطی جسکی چاہی گا اور
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دن قیامت کی بہشتی لوگ
بہشت مین جاوینگی اور دوزخی لوگ یعنی کفار دوزخ مین جاوینگی
ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ ای تمام اہل مظالم آپس مین بخشدو ثواب
تمہارا خدا پہ ہی روایت کیا اسکو طبرانی نی انس سی اور امام مانی
سی مانند اسکی امام محمد غزالی نی کہا کہ یہ حدیثین محمول ہین اوپر
کسی پر کہ مظالم سی توبہ کری اور آیندہ کو چھوڑدی یعنی ظلم کرنا اور وہ
لوگ اواب ہوتی ہین اللہ تعالی اونکی شان مین فرماتا ہی اِنَّہٗ
کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا قرطبی نی کہا کہ یہ تاویل خوب ہی اور حکم عام
نہین ہی اگر عام ہوتا تو کوئی دوزخ مین داخل نہوتا سوال اگر کسی نی
کسی پر ظلم کیا جان یا مال یا آبرو پر مظلوم کو بدلا لینا اوسکا جائز ہی
یا نہین جواب بدلا لینا مثل ظلم اوسکی کو جائز ہی اور زیادہ اس سے
حرام ہی اور نہ بدلا لینا افضل اور اولی ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَاعْتَدُوْا
بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ یعنی عوض کرو اوسپر مانند اوسکی کہ اوسنی ظلم کیا ہی
تمپر یہ امر واسطی اباحت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی اگر عوض کرو تم تو عوض کرو مانند
اوسکی کہ تم پر کیا ہی اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہی واسطی صبر کرنیوالونکی
اور صبر کر اے محمد اور نہوگا صبر تیرا مگر ساتھہ توفیق اور مدد اللہ کی اور فرمایا
اللہ تعالی نی وَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ
فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ
النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی بدلا برائی کاوہ
ہی کہ مانند اوسکی ساتھہ اوسکی کیا جاوی پہر جو کوئی بدلا نہ لی اور معاف
کردی اور ملاپ چاہی سو ثواب اوسکا خدا پر ہی بیشک اللہ تعالی
ظالمونکو دوست نہین رکہتا یعنی دشمن رکہتا ہی اور جو کہ عوض لیوے
بعد مظلومی اپنی کی سو نہین ہی اوسپر کچہہ پکڑ دنیا اور آخرت مین جو
کوئی کہ ظلم کری لوگون پر اور فساد کری زمین مین ناحق اونکو
عذاب ہی دردناک اور جو کوئی صبر کری اور بخش دی حق ظلم اپنی کا
بیشک یہ بہتر کامونسی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ
روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے ابی ہریرہ سے

یعنی دو شخص کہ آپس مین بدگوئی کرین گناہ دونون کا اوسپر ہی جس نی
پہلی برا کہا جب تک دوسرا زیادہ نکرے اوس سی کہ پہلی نی کہا ہے
اور فرمایا حضرت علیہ السلام نی اَلْمُسْتَبَّانِ شَیْطَانَانِ یَتَہَاتَرَانِ
وَیَتَکَاذَبَانِ روایت کیا احمد نی اور بخاری نی ادب مین ساتھ سند صحیح
کی عیاض بن حمار سی یعنی دو شخص کہ آپس مین گالی گلوج کرتی ہین دونون
شیطان ہین آپس مین بیہودہ بکتی ہین اور آپس مین جہوٹہ بولتی
ہین اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ
حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ
وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ یعنی نیکی اور بدی برابر نہین ہی سو جو کوئی نیکی کرتا ہی سو بدی
کیون اختیار کری بدی کو ساتھ نیکی کی دفع کر یعنی جو کوئی تیری ساتھ
بدی کری تو بدلی اوسکی نیکی کر اس عمل سی بدی اوسکی برطرف ہو جاوینگی
اگر اسطرح کری تو پھر جو کوئی ساتھ تیری دشمنی رکہی دوست یکرنگ مانند
ہو جاویگا اور نہ پکڑینگی اس صفت کو مگر صابر لوگ اور نہ پکڑیگا اس
صفت کو مگر وہ جو نزدیک خدا کی نصیبہ کامل رکہتا ہی اور اگر تیری
دل مین وسوسہ پہونچی شیطان کی طرف سی کہ باز رکہی اس عمل سی

تو پناہ ڈھونڈہ ساتہہ خدا کی بیشک خدا سننی والا جاننی والا ہی تجکو
پناہ دیگا ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہین کہ
مجہکو جہوٹھا کہتی ہین اور میری خیانت اور نا فرمانی کرتی ہین
اور مین اونکو مارتا ہون اور گالی دیتا ہون سو کیونکر ہوگا مجکو
اونسی فرمایا حضرت نی کہ خیانت کرنا اور جہٹلانا اور نا فرمانی کرنا
اونکا ساتہہ مارپیٹ تیری کی حساب کیا جاویگا پھر جو مارپیٹ تیری
گناہ اونکی سی کم ہوگی تو تجکو فضیلت ہوگی اور جو مارنا پیٹنا تیرا
موافق گناہ اونکے کی ہوگا تو برابر ہوگی اور جو مارکوٹ تیری
گناہ اونکی سی زیادہ ہوگی موافق زیادتی کی تجھسی عوض لیا جاویگا
اوس مرد نی رونا اور شور کرنا شروع کیا فرمایا حضرت نی کیا تو نی
قرآن نہین پڑہا ہی وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا
تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى
بِنَا حَاسِبِيْنَ یعنی رکہین گی ہم ترازو عدل کی دن قیامت کی سو
نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچہہ اور جو ہوگا ظلم رائی کی دانی بھر تولا دینگی ہم
اوسکو اور کافی ہین ہم حساب کرنیوالی اوس شخص نی کہا یا رسول اللہ
کوئی بہتر چیز نہین پاتا ہون مین جدا کرنی اونکی سی بیشک مین تجکو
گواہ کرتا ہون کہ اونکو آزاد کیا مین نی روایت کیا اسکو احمد اور

ترمذی نی عائشہؓ سی بیت بدی رابدی سہل باشد جزا۔ اگر مری
آحسن الی من اساء تذییل یہ خوبی خلق اور نرمی کی اور نہیت
تکبر کی اللہ تعالی نی حق مین رسول کریم کی فرمایا ہی وَاِنَّکَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بیشک تو اوپر خلق بڑی کی ہی اور فرمایا فَبِمَا رَحْمَۃٍ
مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ
حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ یعنی بسبب رحمت
خدا کی کہ تجہپر ہی نرم ہو گیا تو واسطی لوگون کی یعنی کریم و حلیم
ہوا تو اور جو تو بدخلق اور سخت دل ہوتا تو بیشک الگ ہو جاتی
گرد تیری سو بخش تو قصور اونکی اور دعای مغفرت کر تو واسطی
اونکی اگر کچہ قصور کرین اور ہر کام مین ساتہہ اونکی مشورہ کر اور
اللہ تعالی حق مین خاصون اپنی کی فرماتا ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ
یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا
یعنی خاص بندی خدا کی وہ ہین کہ چلتی ہین زمین پر آہستہ اگر جاہل
لوگ ساتہہ اونکی خطاب جہالت سی کرتی ہین تو وہ لوگ جواب مین
اونکی وہ بات کہتی ہین کہ سو جب سلامتی کی ہو ایذا اور گناہ سی فرمایا
حضرت نی جو کوئی رالائی اور نرمی سے محروم ہو سو وہ ہر چیز سی
محروم ہوا روایت کیا اسکو مسلم نی جریرؓ سی اور فرمایا بہت پیاری

تم مین کی نزدیک میری وہ لوگ ہین جو اخلاق نیک رکہتی ہین روایت
کیا اسکو بخاری نی ابن عمر سی اور بخاری و مسلم مین ہی کہ بہت اچھا
تم مین کا جو نیک خلق زیادہ تم مین ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اِنَّ الْمُؤمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ
قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ روایت کیا اسکو ابو داؤد نی یعنی مشکہ
مؤمن پاتا ہی بسبب نیک خوئی اپنی کی مرتبہ اوس شخص کا جو تمام
رات نماز پڑہتا ہی اور دن کو روزہ رکہتا ہی اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ روایت
کیا اسکو امام مالک نی موطا مین اور روایت کیا اسکو امام احمد نی
ابی ہریرہ سی یعنی اوٹھایا گیا ہون مین تاکہ تمام کرون مین خوبی
اخلاق کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ
رَفَعَهُ اللّٰهُ روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حلیہ مین ابی ہریرہ سی حدیث
قدسی مین ہی اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِی وَالْعَظَمَةُ اِزَارِی فَمَنْ نَازَعَنِی فِی وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا قَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ابن ماجہ نی ابن عباس سی اور روایت
کیا حاکم نی ابی ہریرہ سی اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِی فَمَنْ نَازَعَنِی فِی رِدَائِی
قَصَمْتُهٗ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کبریا اور تکبر چادر میری ہی

اور عظمت اور بزرگی ازار میری ہی جو کوئی کھینچ کھانچ کریگا سا
میری ان دونوں میں سے کسی ایک کو ڈالوں گا میں اوسکو
دوزخ میں اور ایک روایت میں ہی جو کہ چادر میری کھینچی گا ہلاک
کروں گا میں اوسکو ؛ بیت ؛ ادیم تراز گنج مقصود نشان ؛
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی ؛ رزقنا اللہ سبحانہ من
الخصال ما یرضاہ والحمد للہ تعالیٰ اولاً وآخراً والصلوٰۃ
والسلام والبرکۃ علی رسولہ وآلہ وصحبہ ومتبع
سنتہ بعونہ تعالیٰ ۱۲

تمّ

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب حقیقۃ الاسلام فارسی قاضی ثناء اللہ پانی پتی
قدس سرہ کا ترجمہ اردو جسکا نام حقیقۃ الاسلام اردو ہی واسطے نفع رسانی مسلمین
کے باجازت ابن المترجم المرحوم اور ہبہ کرنے حق تصنیف کے اس خاکسار سید ارحم حسن نزد ایشان
محمد علی بخش خان مالک مطبع علوی نے دفعہ اول چھاپکر شایع کی امید کہ حق مطبع علوی کا لحاظ
کرکے بلا اجازت کوئی صاحب طبع نفرماویں جسقدر نسخہ درکار ہوں بمقام لکھنو مطبع علوی سے
طلب فرماویں فقط الرقوم یکم ماہ مارچ سنہ [illegible] عیسوی

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی
مطبع علوی کی ہے مہر مطبع ثبت کی گئی فقط

